http://www. Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۸ | ۲۸ جمادی الاول تا ۴ جمادی الثانی ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۰ تا ۱۶ ستمبر ۱۹۹۹ء | شمارہ نمبر ۱۶

علمائے اسلام اور قادیانیوں کے درمیان

تاریخی مناظرہ

قادیانیوں کی شکستِ فاش

ذرا غور کیجئے!

کیا ایسا شخص نبی، مسیح یا مہدی ہوسکتا ہے؟

مرزائیوں کیلئے لمحۂ فکریہ

انٹرنیشنل اسلامک پروپیگیشن سینٹر کے سربراہ

محمد شیخ کے باطل نظریات

علمائے کرام کا فتویٰ

گوہر شاہی کے آستانے پر پولیس کا چھاپہ

گوہر شاہی فرار

قیمت: ۵ روپے

آپ کے مسائل

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

دو تین ماہ کا بکری، بھیڑ کا بچہ ذبح کرنا:

س:...... حلال جانور مثلاً بکرے، بھیڑ، دنبے کے بچہ کو جو اندازاً دو تین ماہ کا ہو خدا کے نام پر ذبح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج:...... گوشت کھانے کے قابل ہو تو ذبح کرنے کی کوئی ممانعت نہیں۔

ذبح شدہ جانور کے پیٹ سے بچہ نکلے تو کیا کرے:

س:...... بقر عید پر قربانی کی گائے یا بکری کے پیٹ سے بچہ زندہ یا مردہ نکلے تو اس کو کیا کرنا چاہئے؟ کیونکہ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ اگر زندہ نکلے تو ذبح کر کے استعمال میں لانا چاہئے اور مردہ ویسے ہی حلال ہے، کیونکہ جو حلال جانور ذبح کر دیا گیا۔ اس کے پیٹ سے علاوہ نجاست کے جو کچھ نکلے وہ سب حلال ہے۔ احکام خداوندی کی رو سے آپ اس مسئلہ کو حل فرمائیں۔

ج:...... بچہ اگر زندہ نکلے تو اس کو ذبح کر کے کھانا درست ہے اور اگر مردہ نکلے تو اس میں اختلاف ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک حلال نہیں اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک حلال ہے احتیاط نہ کھانے میں ہے۔

حشرات الارض کا کھانا:

س:...... وہ کیڑے مکوڑے جن کو مارنا باعث ثواب ہے اور انہیں مارنے کا حکم بھی ہے مثلاً بچھو، دیمک، جوں، مکڑی، چھپکلی، مکھی وغیرہ آج کل کی سائنس ان کیڑے مکوڑوں کو غذائیت سے بھرپور قرار دیتی ہے۔ ان مغربی سائنس دانوں کے بقول "مستقبل کا وہ دن دور نہیں جب دودھ والے کی جگہ مکھی والا ریڑھی اور سائیکل پر مکھیاں بیچتا پھرے اور مرغی کی جگہ دکانوں پر تھال میں بھری ہوئی دیمک بکنا شروع ہو جائے۔ ہوٹل میں بھنی دیمک یا دیمک مصالحہ، مکڑی کا سوپ ملنا شروع ہو جائے۔ کیا ہمارے نبی سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ نے ان مندرجہ بالا کیڑوں مکوڑوں کو بطور غذا استعمال کرنے کی اجازت دی ہے؟ براہ مہربانی تفصیل سے اس اہم مسئلہ پر روشنی ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین)

ج:...... حشرات الارض کا کھانا جائز نہیں۔

خارپشت نامی جانور کو کھانا جائز نہیں:

س:...... صوبہ سرحد میں ایک جانور سید (خارپشت) پایا جاتا ہے مقامی لوگ اس کا شکار کرتے ہیں اور ذبح کر کے اس کا گوشت کھاتے ہیں۔ بعض لوگ اس کو حرام سمجھتے ہیں اور بعض حلال۔ آپ سے درخواست ہے کہ شرعی طور پر یہ جانور حلال ہے یا حرام؟

ج:...... یہ حشرات الارض میں داخل ہے اس کا کھانا حلال نہیں۔

حشرات الارض کو مارنا:

س:...... جناب والا! جب بھی حشرات الارض پر نظر پڑتی ہے ایک دل چاہتا ہے اسے مار دوں، پھر یہ سوچ کر کہ وہ بھی جاندار ہیں چھوڑ دیتی ہوں۔ آپ اسلام کی رو سے مطلع فرمائیں کہ ہم حشرات الارض کو (بشمول سانپ، بچھو وغیرہ) ان کو بنی نوع انسان کا دشمن گردانتے ہوئے مار دیا کریں یا جانور سمجھ کر چھوڑ دیا جائے؟

ج:...... موذی چیزوں کا مار دینا ضروری ہے۔ مثلاً سانپ، بچھو، بھڑ وغیرہ اور اس کے علاوہ دوسرے حشرات الارض کو بلاضرورت مارنا جائز نہیں۔

موذی جانوروں اور حشرات کو مارنا:

س:...... گھروں میں جو جانور جیسے مکڑی، لال بیگ، کھٹمل، مچھر، چھپکلی اور دیمک وغیرہ کو مار سکتے ہیں؟ کیونکہ یہ گھروں کو خراب کرتے ہیں۔

ج:...... موذی جانوروں اور حشرات الارض کا مارنا جائز ہے۔

مکھیوں اور مچھروں کو برقی رو سے مارنا جائز ہے:

س:...... مچھروں اور مکھیوں کو مارنے کے لئے ایک برقی آلہ یہاں استعمال ہوتا ہے جس کے اندر ایک ٹیوب لائٹ سے روشنی ہوتی ہے اور اس کے اوپر ایک جالی میں انتہائی طاقتور برقی رو دوڑ جاتی ہے جونہی مچھر یا مکھی اس روشنی کے قریب جانے کی کوشش کرتے ہیں انہیں اس برقی رو والی جالی سے گزرنا پڑتا ہے اس میں چونکہ انتہائی طاقتور برقی رو ہوتی ہے۔ جس کی بنا پر وہ جل جاتے ہیں۔ اس کا استعمال شرعاً کیسا ہے؟

ج:...... جائز ہے۔

کتے کے دانتوں کا ہار پہننا:

س:...... مسئلہ یہ ہے کہ فقہ حنفی کے مطابق کتے کے دانتوں کا ہار بنا کر پہننا اور ہار پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

ج:...... سوائے خنزیر کے، دانت ہر جانور کے پاک ہیں اور ان کا استعمال جائز ہے۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد ۱۸ | ۲۸ جمادی الاول تا ۴ جمادی الثانی ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۰ تا ۱۶ ستمبر ۹۹ء | شمارہ ۱۶

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

- شادیوں کے ذریعہ مرزائی بنانے کی مہم .... (اداریہ) 4
- علماء اسلام اور قادیانیوں کے درمیان تاریخی مناظرہ (مولانا محمد عثمان منصور پوری) 6
- کیا ایسا شخص نبی، مسیح یا مہدی ہو سکتا ہے؟ .... (جناب محمد رحمت اللہ) 9
- محمد شیخ کے باطل نظریات علماء کرام کا فتویٰ 15
- ان الدین عند اللہ الاسلام .... (مولانا محمد ارشد اعوان) 17
- پاکستانی مسلمانوں کی شکست کی المناک کہانی .... (جناب عطاء اللہ اعظم) 19
- اتحاد امت ..... وقت اہم ضرورت .... (مولانا مفتی محمد صابر بہاولپوری) 21
- اخبار ختم نبوت .... (سندھ کی ڈائری) 24

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر — یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر

سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ ۵ روپے، سالانہ ۲۵۰ روپے، ششماہی ۱۲۵ روپے، سہ ماہی ۶۵ روپے

چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بنک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۹/۲۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مولانا محمد علی جالندھریؒ

مولانا لال حسین اخترؒ

مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

مولانا محمد حیاتؒ

مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مولانا عبدالرحیم اشعر

مولانا مفتی محمد جمیل خان

مولانا نذیر احمد تونسوی

مولانا سعید احمد جلالپوری

مولانا منظور احمد الحسینی

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

قانونی مشیر

حشمت حبیب ایڈووکیٹ

ٹائٹل و ترئین

ارشد خرم

کمپیوٹر کمپوزنگ

فیصل عرفان

لندن آفس

35 STOCKWELL GREEN
LONDON. SW9. 9HZ. U.K.
PHONE: 0171-737-8199.

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ، ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

ناشر عزیز الرحمن جالندھری — طابع سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

شادیوں کے ذریعہ مرزائی بنانے کی مہم

وزارت مذہبی امور کی اطلاع کے مطابق قادیانی گروہ کی جانب سے شادیوں کے ذریعے مرزائی بنانے کی مہم شروع کی گئی ہے۔ وزارت مذہبی امور کو ایک لڑکی کا خط موصول ہوا کہ ایک قادیانی لڑکے نے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے اس لڑکی سے نکاح کیا اور رخصتی کے وقت بتایا کہ وہ قادیانی ہے۔

اسی طرح کا ایک اور خط موصول ہوا جس میں دو مسلمان لڑکیوں نے اسی طرح کے قادیانی دھوکہ اور فراڈ کا انکشاف کیا ہے۔ اس طرح کے بہت سے واقعات رونما ہو رہے ہیں' خاص کر انگلینڈ' جرمنی اور کئی ایک مقامات پر قادیانی یہ ہتھکنڈے استعمال کر رہے ہیں۔ اس سے قبل قادیانی لڑکیوں کے ذریعے مسلمان لڑکوں کو پھانستے تھے اور اب لڑکیوں کو روپے' پیسے کی چمک دمک کے ذریعے قادیانی بنانے کی مہم پر کام شروع کیا ہوا ہے۔

جہیز کی لعنت نے ہمارے معاشرے کو تباہ کر دیا ہے۔ غریب والدین امیر لڑکوں سے اپنی بیٹیوں کی شادی کرنے میں بلا تحقیق جلد بازی سے کام لیتے ہیں' جس سے لڑکیاں زندگی بھر پریشان رہتی ہیں اور والدین بھی زندگی بھر بے چین رہتے ہیں۔

ہم مرزا طاہر سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے نزدیک قادیانیت سچ ہے تو قادیانی مسلمان لڑکیوں سے دھوکہ اور فراڈ سے شادی کیوں کرتے ہیں؟

قادیانیوں کا یہ حربہ بھی انشاءاللہ ناکام ہو جائے گا' مسلمان والدین اپنی لڑکیوں کے رشتے تحقیقات اور مکمل چھان بین کے بعد طے کریں گے اور مسلمان لڑکیاں بھی قادیانی لڑکوں کے اس دھوکہ اور فراڈ کو ناکام بنا دیں گی۔

جرمنی میں قادیانیوں کی شرارتیں

مغرب کی اسلام دشمنی اظہر من الشمس ہے اس لئے توہین رسالت کا ہر مرتکب جرمنی کا ویزہ حاصل کر کے پاکستان سے بھاگ کر جرمنی میں پناہ حاصل کر لیتا ہے اور جرمنی میں مسلمانوں کے خلاف منفی پروپیگنڈہ کر کے پاکستانی مسلمانوں کے خلاف بھڑکاتا ہے۔ مولانا مشتاق الرحمٰن کے بقول قادیانیوں نے ان کے خلاف ایک بھرپور مہم شروع کی ہوئی ہے۔ ایک عرصے سے قادیانی مختلف انداز میں شکایات کر کے

اشتعال میں لانے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ کسی طرح ان کو جرمنی سے نکلوا دیں۔ کئی مسلمانوں کو بحث مباحثوں کے ذریعہ نکلوا چکے ہیں۔ یہ صورت حال مسلمانوں کے لئے باعث تشویش ہے' اسی طرح کمیونٹی کے پروگراموں کے انتظامات کو سفارت خانوں کی ملی بھگت سے قادیانی اپنے ہاتھوں میں لے کر قادیانیت کی تبلیغ کرتے ہیں جس کی وجہ سے مسلمانوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہماری حکومت کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ اس کو دین کا کوئی احساس نہیں' اپنے اقتدار کے علاوہ کسی چیز کی فکر نہیں' جتنے سفارت خانے جاتے ہیں وہ پیسہ بنانے کے چکر میں لگے رہتے ہیں۔ اس لئے ہمارا حکومت سے مطالبہ ہے کہ سفارت خانوں میں قادیانیوں کے اثر و رسوخ کو ختم کیا جائے۔ سفارتی سطح پر قادیانیوں کی سرگرمیوں کا نوٹس لیا جائے اور کمیونٹی کے پروگراموں میں قادیانیوں کو تبلیغ سے روکا جائے۔

بیرون ملک پاسپورٹ میں "احمدی" کے لفظ کا اندراج

اخبارات کے مطابق جرمنی سفارت خانے میں قادیانیوں کی ملی بھگت سے پاسپورٹ کے مذہب کے خانہ میں "قادیانی" کے بجائے "احمدی" کا لفظ لکھا جا رہا ہے' حالانکہ امتناع قادیانیت آرڈی نینس ۱۹۸۴ء میں واضح طور پر قادیانی لکھا گیا ہے۔ حکومت نے بارہا اعلان کیا کہ پاسپورٹوں میں احمدی کے بجائے قادیانی کا لفظ لکھا جائے تاکہ مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان فرق واضح ہو۔ جرمنی کے مسلمانوں نے بھرپور مطالبہ کیا ہے کہ اس بات کی تحقیق کرائی جائے کہ پاسپورٹ میں احمدی کیوں لکھا جا رہا ہے؟ اور سفارت خانے میں قادیانیوں کو احمدی لکھنے میں زیادہ زور حکومت کیوں دی رہی ہے؟ عام طور پر جرمنی میں دیکھا گیا کہ بڑے بڑے افسران قادیانیوں کو چائے پر بلاتے اور ان کی خوشامد کرتے نظر آتے ہیں لیکن قادیانی کھلے عام پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے ہیں' اگر سروے کرایا جائے تو جرمنی میں رہنے والے سو فیصد قادیانی پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ کر کے پناہ حاصل کئے ہوئے ہیں۔ ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ انگلینڈ' جرمنی' امریکہ اور دیگر ممالک میں جن قادیانیوں نے پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ کر کے سیاسی پناہ حاصل کی ہے' ان کی پاکستان کی شہریت منسوخ کی جائے' جن لوگوں کو پاکستانی پاسپورٹ جاری کر دیا گیا ہے ان کے پاسپورٹ میں قادیانی کا لفظ واضح طور پر لکھا جائے۔

مولانا فضل الرحمٰن کا موقف

جمعیت علمأ اسلام کے قائد مولانا فضل الرحمٰن نے طالبان پر حملہ کرنے کی صورت میں امریکہ کے خلاف جہاد کا فتویٰ جاری کیا ہے۔ مولانا مفتی نظام الدین شامزئی' مولانا مفتی رشید احمد' مولانا مفتی رفیع عثمانی' مولانا زرولی خان اور دیگر علمأ کرام نے ان کی بھرپور تائید کی ہے۔ طالبان ایک اسلامی تحریک ہے' جس کی حمایت ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ علمأ دیوبند نے ہمیشہ حق کی حمایت کی ہے۔ امریکہ ہر سطح پر قادیانیوں کی حمایت کرتا رہا ہے' اس لئے طالبان پر امریکی حملہ کی صورت میں ہر مسلمان پر جہاد فرض ہو جائے گا۔

علمائے اسلام اور قادیانیوں کے درمیان تاریخی مناظرہ

قادیانیوں کی شکستِ فاش

مرتب: حضرت مولانا قاری محمد عثمان صاحب منصور پوری ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت (دارالعلوم دیوبند)

قادیانیوں (نام نہاد احمدیوں) کا یہ شیوہ ہے کہ وہ سادہ لوح مسلمانوں کی ناواقفیت اور غربت سے فائدہ اٹھاکر ان کو طرح طرح کے لالچ اور فریب دے کر قادیانی بنانے کی تحریک چلاتے ہیں اور جب اہل اسلام ان کی ریشہ دوانیوں کا نوٹس لیتے ہیں اور عام مسلمانوں کو مرزا غلام احمد قادیانی مدعی نبوت کے شرمناک کریکٹر اور جھوٹ کے واقعات قادیانی کتابوں کے حوالوں سے سناکر آگاہ کرتے ہیں کہ ایسا شخص تو شریف انسان کہلانے کے بھی قابل نہیں اس کو مجدد' مہدی' نبی کہنے کا کیا سوال پیدا ہوتا ہے تو قادیانی لوگ چراغ پا ہو جاتے ہیں اور علاقہ کی سرکاری انتظامیہ اور سربرآوردہ مسلمانوں کے پاس جاکر رونا روتے ہیں کہ ہماری مخالفت کی جارہی ہے' ہم پر ظلم ڈھایا جارہا ہے' جب کہ ہم بھی مسلمان ہیں' کلمہ پڑھتے ہیں' نماز پڑھتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح کے حالات بالیکوری ضلع برپیٹا آسام میں پیش آئے' تین چار سال سے اس علاقہ کے ذمہ دار حضرات کی طرف سے قادیانی ریشہ دوانیوں کی اطلاعات موصول ہورہی تھیں' ساتھ ہی ان کی روک تھام کے لئے تربیتی کیمپ اور اجلاس عام منعقد کئے جانے کی شدید ضرورت کا اظہار کیا جارہا ہے۔

چنانچہ کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کی نگرانی میں ۱۴/ ۱۵ اپریل ۱۹۹۹ء بالیکوری ہائر سیکنڈری اسکول میں تربیتی کیمپ لگایا گیا' اور آخری دن اجلاس عام منعقد کیا گیا' جس میں دس ہزار سے زیادہ مسلمانوں نے شرکت کی' جبکہ تربیتی کیمپ میں تقریباً تین سو علماکرام و دانشور طبقہ نے شرکت کی اور مکمل بصیرت کے ساتھ قادیانیت کی مکروہ حقیقت سے واقفیت حاصل کی۔

اس تربیتی پروگرام میں حضرت امیر الہند مولانا سید اسعد صاحب مدنی مدظلہ کے علاوہ جناب مفتی محمود حسن صاحب بلند شہری' جناب مولانا محمد عرفان صاحب اور جناب مولانا شاہ عالم صاحب اور راقم الحروف نے دارالعلوم سے شرکت کی' نیز مولانا صدق اللہ چودھری کلکتہ سے تشریف لائے۔

تربیتی کیمپ اور اجلاس عام میں مرزا قادیانی کے باطل دعووں کی دھجیاں اڑانے کے ساتھ تین چیزوں پر خاص زور دیا گیا۔ (۱) مرزا قادیانی کا کریکٹر اور خصوصاً اس کا جھوٹ' (۲) اپنے نہ ماننے والوں مسلمانوں کو مرزا قادیانی نے کافر اور جہنمی کہا ہے اور مسلمان عورتوں کو کتیوں سے بڑھ کر کہا ہے' نیز ان کو کنجریوں کی اولاد اور خنزیر کہا ہے' (۳) مرزا نے قادیانیوں کو مسلمانوں سے بائیکاٹ کرنے کی تاکید کی ہے' مسلم میت کی نماز جنازہ پڑھنے سے روکا ہے' ان سب امور کو حوالوں کے ساتھ بیان کر کے واضح کر دیا گیا کہ تمام دنیا کے علماء و مفتیان کا فتویٰ و فیصلہ ہے کہ قادیانی گروہ کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں' یہ سب مرتد و زندیق ہیں اور شریعت اسلامیہ کا حکم ہے کہ قادیانی گروہ کے افراد کا بائیکاٹ کیا جائے ان کو سلام کلام کرنا' بات چیت کرنا' رشتہ ناطہ کرنا' ان کی دعوت میں شرکت کرنا' ان کو اپنے یہاں مدعو کرنا وغیرہ سب امور ناجائز اور حرام ہیں۔

چنانچہ مسلمانوں نے اس حکم شرعی پر سختی کے ساتھ عمل کرنے کا اجلاس عام میں اعلان کیا اور فوری عمل شروع کر دیا تاکہ قادیانی گروہ اپنے عقائد باطلہ سے توبہ کرے' مگر ان زندیقوں نے روپیہ کے لالچ میں کفر و ارتداد پر جمے رہنے کو ترجیح دی بلکہ الٹا مسلمانوں کو مورد الزام قرار دے کر سرکاری انتظامیہ محکمہ پولیس میں جاکر شکایت کی اور

علاقہ ایم ایل اے جناب عبدالرؤف صاحب اور منتھیہ صاحب بادل خاں کے سامنے اپنی مظلومیت کا اظہار کیا ہے کہ بازار کے دکاندار ہمارے ساتھ سامان فروخت نہیں کرتے وغیرہ۔ ہم بھوکے مر رہے ہیں اس پر پولیس کے ایس پی نے ایم ایل اے بادل خاں سے مشورہ کرکے طے کیا کہ ۳۰/ مئی ۱۹۹۹ء کو بالیکوری میں دونوں فریق جمع ہوں اور اپنی اپنی بات ہمارے سامنے رکھیں ہم بھی موجود رہیں گے‘ مسلمان فریق پچیس نفر پر مشتمل ہوگا اور قادیانی فریق پندرہ نفر پر مشتمل ہوگا‘ موضوع بحث تین طے ہوں اول نمبر پر مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی‘ دوسرے نمبر پر حیات ووفات عیسیٰ اور تیسرے نمبر پر ختم نبوت اجرائے نبوت۔ یہ سب امور تحریری شکل میں فریقین کے دستخطوں کے ساتھ طے ہوئے‘ نیز یہ کہ جو فریق بحث کے موقع پر نہیں آئے گا اس کو فریق ثانی کی آمد و رفت وغیرہ کا تمام خرچہ ادا کرنا پڑے گا۔ قادیانی گروہ نے مناظرہ کی تاریخ سے دو دن قبل انتظامیہ سے درخواست کی کہ مقررہ تاریخ پر ہمارے علماء نہیں آسکیں گے لہٰذا تاریخ بدل دی جائے۔ مگر ایم ایل اے عبدالرؤف صاحب و بادل خاں صاحب سے رابطہ قائم کرنے کے بعد انتظامیہ نے ان کی یہ درخواست رد کردی اور کہا کہ تمہاری مرضی کے مطابق ۴/ مئی کی بات چیت میں ۳۰/ مئی ۱۹۹۹ء کی تاریخ بحث و مناظرہ کے لئے طے کی گئی تھی اب اس میں تبدیلی نہیں ہوگی۔

بہر حال مرکز دارالیتامیٰ گوالپاڑہ (آسام) کے مہتمم جناب حافظ بشیر احمد قاسمی نے (جو تربیتی کیمپ کے لئے مرکز المعارف ہوجائی کی طرف سے ذمہ دار و مہتمم بھی تھے) کل ہند مجلس کے دفتر کو مذکورہ بالا حالات سے مطلع فرمایا اور مقررہ تاریخ پر قادیانیوں کی حوالہ والی کتابیں ساتھ لے کر دارالعلوم کے وفد کے پہنچنے پر زور دیا۔ آخر کار احقر اور جناب مفتی محمود حسن صاحب بلند شہری و جناب مولانا ادریس صاحب مبلغ تحفظ ختم نبوت ۲۹/ مئی ۱۹۹۹ء کی شام کال گھیا (آسام) جائے قیام پر پہنچ گئے‘ نیز حالات کی نزاکت کے پیش نظر ازراہ کرم حضرت امیر الہند نے اپنے پروگرام میں تبدیلی فرماکر ۳۰/ مئی کے بالیکوری کے مناظرہ میں شرکت فرمانا منظور فرمالیا حافظ بشیر احمد صاحب نے سیکریٹری مجلس تحفظ ختم نبوت مغربی بنگال جناب چودھری صدیق اللہ صاحب کو بھی دعوت دے دی تھی۔ موصوف بھی ۲۹/ مئی کو تشریف لے آئے اور مرکز المعارف ہوجائی سے جناب مولانا شمس الدین صاحب مع اپنے تین رفقا مولانا مجاہد الاسلام‘ جناب مولانا پرویز عالم صاحب‘ جناب مولانا عبدالقادر صاحب تشریف لائے۔ بہر حال ہم سب لوگ قیام گاہ کال گھیا سے روانہ ہوکر ساڑھے نو بجے صبح مقام مناظرہ پر پہنچ گئے اور ٹھیک دس بجے ہائر سیکنڈری اسکول کے ہال کمرہ میں اہل اسلام کے اسٹیج پر علماء اسلام تشریف فرما ہوگئے اور علاقہ کے دیگر علماء ذمہ دار حضرات بھی آگئے۔ مگر قادیانی گروہ نہیں آیا‘ اس کا انتظار کئے بغیر تلاوت کلام پاک کے ذریعہ پروگرام کا آغاز کردیا گیا اور امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد صاحب مدنی مدظلہ العالی کو صدر اجلاس نے خطاب کی دعوت دی۔ حضرت موصوف کو نوے فیصد بنگلہ زبان کے الفاظ و محاورات استعمال کرنے کی قدرت حاصل ہے‘ موصوف نے اسی زبان میں سیرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر خطاب فرماتے ہوئے آپ کی صداقت اور اعلیٰ معیار زندگی کے واقعات سنانے کے بعد مدعی نبوت مرزا قادیانی کے جھوٹ اور شرمناک کریکٹر کے نمونے پیش فرمائے (اسی دوران تیرہ افراد کا قادیانی گروہ بھی پونے گیارہ بجے تین مرتبہ بلانے کے بعد ہال کمرہ میں آگیا) یہ گفتگو اگرچہ ہال کمرہ میں ہورہی تھی مگر لاؤڈ اسپیکر باہر بھی لگائے گئے تھے کیونکہ ہزاروں مسلمانوں کے پہنچنے کی توقع تھی اور دس بجے سے ہی وہ آنے شروع ہوگئے تھے‘ مجمع کے کنٹرول کرنے کے لئے ایس ایس پی مع مسلح پولیس دستے کے ساتھ وقت پر آگئے تھے‘ حضرت امیر الہند مدظلہ کے افتتاحی خطاب کے بعد (جو تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہا) جناب مولانا صدیق اللہ صاحب چودھری نے خالص بنگلہ زبان میں مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی پر مفصل گفتگو فرمائی اور سیرت المہدی تذکرہ اور روحانی خزائن کے وہ مقامات کھول کھول کر بنگلہ میں ترجمہ کرکے سنائے جن میں مرزا کے گھناؤنے کریکٹر اور جھوٹ بولنے کے حوالے ہیں اور جہاں اس نے اپنے نہ ماننے والوں کو کافر و جہنمی کہا ہے اور مسلمانوں سے بائیکاٹ کرنے کی تاکید کی ہے‘ موصوف کے بعد صدر اجلاس جناب عبدالرؤف ایم ایل اے صاحب نے قادیانی گروہ کے ترجمان اے اے حسن کو گفتگو کا وقت دیا (جو کلکتہ کے قادیانی مشن سے آیا تھا) اس نے موضوع سے ہٹ کر گفتگو شروع کردی کہ یہ لوگ صرف اپنے کو اہل اسلام کہہ رہے ہیں اور ہمیں قادیانی احمدی کہہ رہے ہیں‘ یہ انداز صحیح نہیں ہے‘ مگر صدر اجلاس عبدالرؤف صاحب ایم ایل اے نے اس کو روک دیا اور کہا کہ: "علماء اسلام نے قادیانی کتابوں کے حوالے سے جو باتیں مرزا قادیانی کے بارے میں سنائی ہیں‘ پہلے ان کے بارے میں بتایئے کہ یہ صحیح ہیں یا غلط؟" اس پر قادیانی ترجمان نے مذکورہ کتابوں کو الٹ پلٹ کر دیکھا اور یہ کہہ کر راہ فرار اختیار کرنے کی کوشش کی کہ ہم اپنی کتابوں سے ملاکر دیکھیں گے‘ اس پر قادیانیوں سے کہا گیا کہ جو کتابیں مرزا قادیانی کی ہم

پیش کر رہے ہیں' ان کے بارے میں لکھ دو کہ یہ قادیانی کتابیں نہیں ہیں' مگر وہ اس پر تیار نہیں ہوئے' اسکول کے پروفیسران اور ایم ایل اے وغیرہ نے بھی ان کتابوں کو دیکھ کر اطمینان حاصل کیا اور قادیانی گروہ سے باربار یہ مطالبہ دہراتے رہے کہ ان کا جواب دو ورنہ قادیانیت سے توبہ کرو۔ مگر قادیانی گروہ کبھی مسلم فرقوں کی باہمی تکفیر کے مسئلہ کو اٹھا کر بحث کا رخ موڑنا چاہتا تھا' کبھی حیات و وفات مسیح کی بحث چھیڑنے کی کوشش کرتا اور کبھی مرزا قادیانی کے مجدد اور مہدی ہونے کا تذکرہ کرتا تھا۔ مگر ہر موقع پر صدر اجلاس اور علماء اسلام اس کو ٹوک دیتے تھے اور اصل موضوع مرزا کی زندگی پر گفتگو کے لئے مجبور کرتے تھے لیکن قادیانی گروہ نے پہلے نمبر کے موضوع سے متعلق علماء اسلام کی کسی بات کا جواب نہیں دیا' اسی بحث و تکرار میں چار پانچ گھنٹے گزر گئے اور تین بج گئے۔ آخر میں ایک بار پھر صدر اجلاس نے قادیانیوں سے توبہ کرنے کو کہا مگر وہ لوگ تائب نہیں ہوئے اور نہ ہی موضوع سے متعلق کچھ جواب دینے پر آمادہ تھے' اس لئے صدر صاحب نے بحث و مباحثہ کی مجلس برخاست کئے جانے کا اعلان کر دیا اور تحریری فیصلہ دے دیا کہ : "آج کے جلسے میں قرآن و حدیث اور خود مرزا غلام احمد قادیانی اور جماعت احمدیہ کی مطبوعہ کتابوں کے حوالے سے مرزا غلام احمد قادیانی کو کافر اور زندیق ثابت کیا گیا' لیکن احمدی جماعت قرآن و حدیث اور مذکورہ کتابوں کے حوالہ سے کوئی صحیح جواب نہیں دے سکی۔"

اس کے بعد صدر جلسہ نے بطور فیصلہ احمدی جماعت کو توبہ کرنے کی دعوت دی' لیکن ان لوگوں نے اپنے قادیانی رہنے کی رائے ظاہر کی' جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا' یہ تمام کارروائی بذریعہ مائک اسکول کے میدان میں مسلمانوں کا جم غفیر سن رہا تھا جو دس ہزار کے قریب تھے اور قادیانیوں پر تحت برہم تھے' مگر حضرت امیر الہند مد ظلہ نے مسلمانوں کو تاکید فرمائی کہ امن و امان قائم رکھیں' قادیانیوں کو افہام و تفہیم کے ذریعہ ہی راستہ پر لانا مقصود ہے' کسی قسم کے فساد سے قادیانیوں کو پروپیگنڈے کا موقع ملے گا اور دوسرے متاثرہ مقامات میں کام کرنا مشکل ہو جائے گا' چنانچہ پولیس کے پہرے میں اپنی گاڑیوں میں بیٹھ کر قادیانیوں کی جماعت روانہ ہو گئی۔ مسلمانوں نے ظہر کی نماز ادا کی' اور نماز کے فوراً بعد مجمع کے زبردست اصرار پر حضرت امیر الہند نے باہر میدان میں کچھ دیر خطاب عام فرمایا۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس تاریخی مناظرے میں اہل حق کو فتح مبین حاصل ہوئی اور قادیانی فریق ذلت آمیز شکست سے دوچار ہوا۔ (الحمدللہ)

مناظرہ میں پیش کردہ مواد

مرزا غلام احمد قادیانی کا شرمناک کریکٹر :

نامحرم عورت سے خدمت کروانا خصوصاً ساری رات۔ مرزا بشیر احمد ایم اے قادیانی لکھتا ہے کہ :

"مجھ سے ڈاکٹر عبدالستار صاحب نے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ مجھ سے میری لڑکی زینب بیگم نے بیان کیا کہ میں تین ماہ کے قریب حضرت اقدس کی خدمت میں رہی ہوں' گرمیوں میں پنکھا وغیرہ اور اسی طرح کی خدمت کرتی تھی' بسا اوقات ایسا ہوتا کہ نصف رات یا اس سے زیادہ مجھ کو پنکھا ہلاتے گزر جاتی تھی' دو دفعہ ایسا موقع پیش آیا کہ عشاء کی نماز سے لے کر صبح کی اذان تک مجھے ساری رات خدمت کرنے کا موقع ملا۔" (سیرۃ المہدی ص ۲۷۲'۲۷۳ ج ۳)

مرزا غلام احمد قادیانی کا سفید جھوٹ :

قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے' مرزا قادیانی لکھتا ہے :

"تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج ہے مکہ' مدینہ اور قادیان۔" (ازالہ اوہام خزائن ص ۱۴۰ ج ۳ حاشیہ)

مرزا غلام احمد قادیانی کا اپنے نہ ماننے والوں کو کافر و جہنمی کہنا :

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ : "مجھے اللہ تعالیٰ نے الہام کیا جو شخص تیری پیروی نہ کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہ ہو گا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔" (تذکرہ مجموعہ الہامات ص ۳۳۶)

"خدا نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں۔" (تذکرہ طبع دوم ص ۶۰۰)

مسلمانوں کے پیچھے نماز پڑھنے کی ممانعت :

مرزا قادیانی لکھتا ہے : "خدا تعالیٰ نے مجھے اطلاع دی ہے کہ تمہارے اوپر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب کے پیچھے نماز پڑھو۔" (تذکرہ ص ۴۰۱)

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ

"اے نبی! آپ کہئے : اگر تم اللہ کو چاہتے ہو؟ تو میری چال چلو تاکہ اللہ تم سے پیار کرے۔"

☆☆..........☆☆

ذرا غور کیجئے

کیا ایسا شخص نبی، مسیح یا مہدی ہوسکتا ہے؟

مرزائیوں کے لئے لمحۂ فکریہ

مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے نے اپنے باپ مرزا غلام احمد قادیانی کی سوانح حیات سیرت المہدی کے نام سے لکھی ہے' جس میں اس نے مرزا کے مختلف حالات درج کئے ہیں' اسی کتاب سے مرزا کے چند واقعات نقل کئے جاتے ہیں ان واقعات کو پڑھئے اور غور کیجئے کہ کیا ایسا شخص نبی یا رسول ہو سکتا ہے؟ کیونکہ نبی اور رسول کو اللہ تعالیٰ منتخب فرماتے ہیں اور ان میں کسی بھی قسم کا کوئی عیب یا نقص یا کم عقلی یا دیوانہ پن ہرگز نہیں ہو سکتا مرزا صاحب کے بارے میں خود ان کے بیٹے کیا لکھتے ہیں؟ ملاحظہ فرمائیں عبارت کو اصل کتاب سے ملانے کے لئے صفحہ نمبر بھی ساتھ دیا گیا ہے اس کتاب کا جو نسخہ ہمارے پاس موجود ہے اس پر ۱۹۵۳ء لکھا ہوا ہے اور یہ کتاب احمدیہ کتاب گھر قادیان سے شائع ہوئی ہے اور شائع کرنے والے کا نام محمد فخر الدین احمدی ملتانی لکھا ہوا ہے' اب واقعات ملاحظہ فرمائیں۔

(۱)...... کتاب مذکورہ کے صفحہ ۱۶/ پر مرزا بشیر احمد لکھتا ہے:

"بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحب نے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹیریا کا دورہ بشیر اول کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا' رات کو سوتے ہوئے آپ کو اُٹھو آیا پھر اس کے بعد طبیعت خراب ہو گئی۔" (سیرۃ المہدی جلد اول ص ۱۶)

وہ تمام حضرات جن کو علم طب سے

محمد رحمت اللہ

واقفیت ہے جانتے ہیں کہ ہسٹیریا کی بیماری میں آدمی کے دماغ پر اثر ہوتا ہے اور وہ الٹی سیدھی باتیں سوچتا ہے' کبھی اپنے آپ کو خدا سمجھنے لگتا ہے کبھی نبی اور کبھی رسول چنانچہ مرزا صاحب نے بھی ایسا ہی کیا کسی بھی پیغمبر پر اللہ کی طرف سے ایسا مرض مسلط نہیں کیا جاتا جس کی وجہ سے وہ وحی الٰہی کو محفوظ طریقے سے امت تک پہنچانے میں مشکل محسوس کرے لہٰذا ہسٹیریا کے مرض کا وجود ہی اس بات کا ثبوت ہے کہ مرزا نبی نہیں ہو سکتا ہسٹیریا کی بیماری کے ان اثرات کو خود مرزائی بھی جانتے ہیں اسی لئے مرزا صاحب کے اسی بیٹے نے جس نے یہ کتاب لکھی ہے خود اگلے صفحہ پر یہ عبارت لکھ دی ہے:

"اس روایت میں جو حضرت مسیح موعود کے متعلق حضرت والدہ صاحبہ نے ہسٹیریا کا لفظ استعمال کیا ہے اس سے وہ بیماری مراد نہیں ہے جو علم طب کی رو سے ہسٹیریا کہلاتی ہے بلکہ یہ لفظ اس جگہ ایک غیر طبی رنگ میں دوران سر اور ہسٹیریا کی جزوی مشابہت کی وجہ سے استعمال کیا گیا ہے۔" (سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۱۷)

(۲)...... ایک واقعہ مرزا بشیر احمد صاحب نے اپنے باپ کا یہ لکھا ہے:

"بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ حضرت صاحب سناتے تھے کہ جب میں بچہ تھا تو ایک دفعہ بعض بچوں نے مجھے کہا کہ جاؤ گھر سے میٹھا لاؤ' میں گھر میں آیا اور بغیر کسی کے پوچھنے کے ایک برتن میں سے سفید بورا اپنی جیبوں میں بھر کر باہر لے گیا اور راستہ میں ایک مٹھی بھر منہ میں ڈال لی' بس پھر کیا تھا میرا دم رک گیا اور بڑی تکلیف ہوئی کیونکہ مجھے معلوم ہوا کہ جسے میں نے سفید بورا سمجھ کر جیبوں میں بھرا ہوا تھا وہ بورا نہ تھا بلکہ پسا ہوا نمک تھا۔" (سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۲۴۴)

مؤلفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

غور کیجئے کیا پیغمبر بغیر اجازت یعنی چوری کر کے کوئی چیز لا سکتا ہے؟ پھر کیا پیغمبر بے وقوف ہو سکتا ہے؟ جو نمک اور چینی میں فرق نہ کر سکے پیغمبر تو بچپن ہی سے نہایت امتیازی شان کا مالک ہوتا ہے اور اس کی امتیازی شان ہوتی ہے۔

مرزا بشیر احمد ایک اور واقعہ لکھتے ہیں جو یوں ہے:

"بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ بعض بوڑھی عورتوں نے مجھ سے بیان کیا ایک دفعہ بچپن میں حضرت نے اپنی والدہ سے روٹی کے ساتھ کچھ کھانے کو مانگا' انہوں نے کوئی چیز شاید گڑ بتایا کہ یہ لے لو۔ حضرت نے کہا نہیں یہ میں نہیں لیتا' انہوں نے کوئی اور چیز بتائی' حضرت صاحب نے اس پر بھی وہی جواب دیا' وہ اس وقت کسی بات پر چڑی ہوئی بیٹھی تھیں' سختی سے کہنے لگیں' جاؤ پھر راکھ سے روٹی کھالو۔ حضرت صاحب روٹی پر راکھ ڈال کر بیٹھ گئے اور گھر میں ایک لطیفہ ہو گیا۔ یہ حضرت صاحب کا بالکل بچپن کا واقعہ ہے' خاکسار عرض کرتا ہے کہ والدہ صاحبہ نے یہ واقعہ سنا کر کہا کہ جس وقت اس عورت نے مجھے یہ بات سنائی تھی اس وقت حضرت صاحب بھی پاس تھے' مگر آپ خاموش رہے۔" (سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۲۴۵ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

ذرا سوچئے کیا ایسا ضدی آدمی نبی یا مہدی ہو سکتا ہے؟

(۴)...... مرزا صاحب کے غفلت میں رہنے کا حال اس واقعہ سے معلوم ہوگا جس کو ان کے بیٹے نے اسی کتاب کے صفحہ ۲۳۶ پر لکھا ہے کہ خود مسیح موعود (مرزا) کہتا ہے کہ:

"ایک دفعہ میرے دامن کو آگ لگ گئی تھی' مجھے خبر بھی نہ ہوئی اور ایک شخص نے دیکھا اور بتلایا اور آگ کو بجھا دیا۔" (سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۲۳۶ از مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

(۵)...... غفلت کا ہی ایک واقعہ مرزا بشیر نے یہ لکھا ہے کہ:

"گھڑی بھی آپ ضرور اپنے پاس رکھا کرتے مگر اس کو چابی دینے میں چونکہ اکثر ناغہ ہو جاتا' اس لئے اکثر وقت غلط ہی ہوتا تھا اور چونکہ گھڑی جیب میں سے اکثر نکل پڑتی اس لئے آپ اسے بھی رومال میں باندھ لیا کرتے۔" (سیرۃ المہدی حصہ دوم ص ۱۲۷ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

(۶)...... ایک اور واقعہ مرزا بشیر نے مرزا صاحب کی بے وقوفی کا یہ لکھا ہے کہ:

"بارہا دیکھا گیا کہ بٹن اپنا کاج چھوڑ کر دوسرے ہی میں لگے ہوئے تھے' بلکہ صدری کا بٹن کوٹ کے کاجوں میں لگائے ہوئے دیکھے گئے۔" (سیرۃ المہدی حصہ دوم ص ۱۲۶ مصنفہ بشیر احمد قادیانی)

(۷)...... ایسا ہی ایک اور واقعہ انہوں نے اسی کتاب کے حصہ دوم میں یہ لکھا ہے کہ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کہ:

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جسمانی عادات میں ایسے سادہ تھے کہ بعض دفعہ جب حضور جراب پہنتے تھے تو بے توجہی کے عالم میں اس کی ایڑی پاؤں کے تلے کی طرف نہیں بلکہ اوپر کی طرف ہو جاتی تھی اور بارہا ایک کاج کا بٹن دوسرے کاج میں لگا ہوا ہوتا تھا اور بعض اوقات کوئی دوست حضور کے لئے گرگابی (جوتا) ہدیتاً لاتا تو آپ بسا اوقات دایاں پاؤں بائیں میں ڈال لیتے تھے اور بایاں دائیں میں۔ چنانچہ اسی تکلیف کی وجہ سے آپ دیسی جوتی پہنتے تھے' اسی طرح کھانا کھانے میں یہ حال تھا کہ خود فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں تو اس وقت پتہ لگتا ہے کہ کیا کھا رہے ہیں کہ جب کھاتے کھاتے کوئی کنکر وغیرہ کا ریزہ دانت کے نیچے آجاتا ہے۔" (سیرۃ المہدی حصہ دوم ص ۵۸ مرزا بشیر احمد قادیانی)

اور یہ حالت مرزا صاحب کی اکثر رہتی تھی کیا ایسے شخص کو نبوت جیسا اہم اور نازک کام سپرد کیا جا سکتا ہے' کیا ایسا شخص امت کی اصلاح کا کام انجام دے سکتا ہے اسی کتاب میں ایسے واقعات بھی موجود ہیں' جن سے پتہ چلتا ہے کہ مرزا صاحب کو ان چیزوں کی بھی پہچان نہیں تھی جو ہر وقت آپ کے استعمال میں رہتی تھیں ایسا شخص ہدایت واصلاح کے منصب پر کیسے فائز ہو سکتا ہے ذرا سوچئے۔

(۸)...... اسی سلسلے کا ایک واقعہ مرزا بشیر نے اسی کتاب میں یوں لکھا ہے:

"بیان کیا مجھ سے مولوی ذوالفقار علی خان نے کہ جن دنوں گورداسپور میں کرم دین کا مقدمہ تھا ایک دن حضرت صاحب کچہری کی طرف تشریف لے جانے لگے اور حسب معمول پہلے دعا کے لئے اس کمرہ میں گئے جو اس غرض کے لئے مخصوص کر لیا تھا' میں اور مولوی محمد علی صاحب وغیرہ باہر انتظار

میں کھڑے تھے اور مولوی صاحب کے ہاتھ میں اس وقت حضرت صاحب کی چھڑی تھی' حضرت صاحب دعا کر کے باہر نکلے تو مولوی صاحب نے آپ کو چھڑی دی' حضرت صاحب نے چھڑی ہاتھ میں لے کر اسے دیکھا اور فرمایا کس کی چھڑی ہے؟ عرض کیا گیا کہ حضور ہی کی ہے' جو حضور اپنے ہاتھ میں رکھا کرتے ہیں' آپ نے فرمایا اچھا میں تو سمجھا تھا کہ یہ میری نہیں ہے۔ خان صاحب کہتے ہیں کہ وہ چھڑی مدت سے آپ کے ہاتھ میں رہتی تھی۔" (سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۲۴۳ مصنف مرزا بشیر احمد قادیانی)

(۹)...... آپ کو یہ معلوم ہو کر تعجب ہوگا کہ مرزا صاحب کے پاس گھڑی تو رہتی تھی لیکن مرزا صاحب اس قدر جاہل تھے کہ گھڑی میں وقت دیکھنا نہیں آتا تھا گویا ان کی حالت نادان بچہ سے بھی گئی گزری تھی اس سلسلے کا ایک واقعہ اسی کتاب میں یوں لکھا ہے:

"بیان کیا مجھ سے عبداللہ صاحب سنوری نے کہ ایک دفعہ کسی شخص نے حضرت صاحب کو ایک جیبی گھڑی تحفہ دی' حضرت صاحب اس کو رومال میں باندھ کر جیب میں رکھتے تھے' زنجیر نہیں لگاتے تھے اور جب وقت دیکھنا ہوتا تھا تو گھڑی نکال کر ایک کے ہندسہ سے یعنی عدد سے گن کر پتہ لگاتے تھے اور انگلی رکھ رکھ کر ہندسہ گنتے تھے اور منہ سے بھی گنتے جاتے تھے۔" (سیرۃ المہدی حصہ ص ۱۹۲)

(۱۰)...... اس سے آگے بڑھ کر مرزا صاحب کی بے وقوفی کا حال اس واقعہ سے معلوم ہوگا جو مرزا بشیر احمد نے اسی کتاب کے دوسرے نسخے کے صفحہ ۴ پر یوں تحریر کیا ہے' خاکسار کے ماموں ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ:

"ایک دفعہ گھر میں ایک مرغی کے چوزہ کے ذبح کرنے کی ضرورت پیش آئی اور اس وقت گھر میں کوئی اور اس کام کو کرنے والا نہ تھا اس لئے حضرت صاحب اس چوزہ کو ہاتھ میں لے کر خود ذبح کرنے لگے' مگر بجائے چوزہ کی گردن پر چھری پھیرنے کے غلطی سے اپنی انگلی کاٹ ڈالی' جس سے بہت خون آیا اور آپ توبہ توبہ کرتے ہوئے چوزہ کو چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔" (سیرۃ المہدی حصہ دوم ص ۴ مصنف مرزا بشیر احمد قادیانی)

بھلا بتائیے جس بے وقوف کو جانور ذبح کر کے اس کو حلال کرنے کی خبر نہ ہو وہ مسیح مہدی نبی تو دور کی بات ہے قصائی کے عہدے پر متعین کرنے کے بھی لائق نہیں جبکہ نبی آخر الزمان تاجدار مدینہ محمد رسول اللہ ﷺ نے نہ صرف حلال و حرام کو واضح کیا بلکہ عملی طور پر شریعت اسلامیہ کو جاری کر کے دکھایا حجۃ الوداع میں آپ ﷺ نے کتنی قربانیاں اپنے ہاتھ سے ذبح کیں اور کتنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ذبح کرائیں سبھی لوگ جانتے ہیں لیکن مرزا نے اپنے زندگی بھر جانور ذبح ہی نہیں کیا اور نہ ہی اس کی توفیق نصیب ہوئی اس کی گواہی خود مرزا کے بیٹے نے اسی کتاب کے جلد دوم صفحہ ۴ پر یوں دی ہے:

(۱۱)...... "حضرت مسیح موعود نے چونکہ کبھی جانور وغیرہ ذبح نہ کئے تھے اس لئے بجائے چوزہ کی گردن کے اپنی انگلی پر چھری پھیر لی اور یہ نتیجہ تھا اس بات کا کہ آپ قانون ذبح کے عملی پہلو سے واقف نہ تھے۔" (سیرۃ المہدی حصہ دوم ص ۴)

(۱۲)...... عبادات کے بارے میں مرزا کا کیا حال تھا اس کو بھی اس کتاب سے ملاحظہ کریں نماز جیسی اہم عبادت میں عام سے عام آدمی بھی احتیاط کی کوشش کرتا ہے اور بہتر سے بہتر طریقہ پر اس کو ادا کرنے کی تمنا رکھتا ہے سبھی آدمی جانتے ہیں کہ معذور آدمی کی امامت جائز نہیں اور امام کا مقتدیوں سے بہتر حال میں ہونا اچھا ہے لیکن مرزا صاحب کو اس بات کی فکر ہی نہیں تھی کہ ان کی نماز صحیح ادا بھی ہوگی یا نہیں۔ چنانچہ ایسا ایک واقعہ ہے کہ ایک دفعہ کسی وجہ سے مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نماز نہ پڑھا سکے' حضرت خلیفۃ المسیح اول بھی موجود نہ تھے تو حضرت صاحب نے حکیم فضل الدین صاحب مرحوم کو نماز پڑھانے کے لئے ارشاد فرمایا انہوں نے عرض کیا کہ حضور تو جانتے ہیں کہ مجھے بواسیر کا مرض ہے اور ہر وقت ریح خارج ہوتی رہتی ہے' میں نماز کس طرح پڑھاؤں' حضور نے فرمایا: حکیم صاحب آپ کی اپنی نماز باوجود اس تکلیف کے ہو جاتی ہے یا نہیں "انہوں نے عرض کیا ہاں حضور۔ فرمایا پھر ہماری بھی ہو جائے گی' آپ پڑھائیے۔" (سیرۃ المہدی حصہ سوم ص ۱۱۱ مصنف مرزا بشیر احمد قادیانی)

جس شخص کی نماز کا یہ حال ہو کہ اس کے ادا ہو جانے یا نہ ہو جانے کا اس کو فکر نہ ہو اس شخص کے ایمان کا کیا حال ہوگا؟ ایک عام آدمی بھی نماز کی اس طرح توہین نہیں کر سکتا

جس طرح اس جگہ مرزاجی نے کی ہے کیونکہ یہ مسئلہ فقہی کتابوں میں واضح ہے کہ معذور (یعنی جس کی ریح ہر وقت خارج ہوتی رہتی ہے) امامت کے لائق نہیں البتہ ہر نماز کا وقت داخل ہونے پر وہ تازہ وضو کرے تو اس وضو سے اگلے وقت نماز تک وہ نمازیں پڑھ سکتا ہے لیکن امامت نہیں کر سکتا لیکن مرزا صاحب کی اپنی ایک الگ شریعت تھی۔

(۱۳)...... مرزا صاحب کا معاملہ صرف نمازوں کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ کسی بھی وقت شریعت کی توہین کرنے سے گھبراتے نہیں تھے' چنانچہ اسی کتاب کے صفحہ ۶۳ حصہ اول پر مرزا بشیر نے یوں واقعہ بیان کیا کہ:

"حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول نے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کسی سفر میں تھے اسٹیشن پر پہنچے ابھی گاڑی آنے میں دیر تھی آپ بیوی صاحبہ کے ساتھ اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر ٹہلنے لگ گئے یہ دیکھ کر مولوی عبدالکریم صاحب جن کی طبیعت غیور اور جوشیلی تھی میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ بہت لوگ اور پھر غیر لوگ ادھر ادھر پھرتے ہیں آپ حضرت صاحب سے عرض کریں کہ بیوی صاحبہ کو کہیں الگ بٹھا دیا جاوے' مولوی صاحب فرماتے تھے کہ میں نے کہا میں تو نہیں کہتا آپ کہہ کر دیکھ لیں' ناچار مولوی عبدالکریم صاحب خود حضرت کے پاس گئے اور کہا حضور لوگ بہت ہیں بیوی صاحبہ کو الگ ایک جگہ بٹھا دیں حضرت صاحب نے فرمایا جاؤ جی میں ایسے پردے کا قائل نہیں ہوں۔ مولوی صاحب فرماتے تھے کہ اس کے بعد مولوی عبدالکریم صاحب سر نیچے ڈالے میرے پاس آئے میں نے کہا کہ مولوی صاحب! جواب لے آئے۔"

اس واقعہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب شریعت اسلامی کی توہین کرنے میں معمولی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے تھے' ورنہ ایسے وقت میں ایک مسلمان ہی نہیں بلکہ شریف الطبع انسان کا کیا جواب ہو سکتا ہے؟ خود سوچ لیا جائے' بلکہ مسلمان کے لئے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

﴿الحیاء شعبۃ من الایمان﴾

"حیا ایمان کا شعبہ ہے"

(۱۴)...... تمام لوگ اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے محترمہ محمدی بیگم سے اپنا نکاح کرنے کے لئے بہت کوشش کی' اس کے لئے اس نے وحی بھی اختراع کی دھمکیاں بھی دیں' پہلے خفیہ پیغام بھیجے پھر اعلانیہ ڈرایا دھمکایا' لیکن مرزا مر بھی گیا اور اس کا نکاح محمدی بیگم سے نہ ہو سکا' یہ ارمان لے کر ہی وہ دنیا سے چلا گیا' بھلا نبی پر وحی آئے پھر وہ پوری نہ ہو اور اس کو رسوائی کے سوا کچھ حاصل نہ ہو' کیا خیال ہے سمجھدار انسان کا ایسے شخص کے بارے میں' حضرات ذرا سوچ لیں' اپنے باپ کا یہ واقعہ مرزا بشیر نے اسی کتاب کے صفحہ ۱۱۵ پر یوں لکھا ہے:

"مرزا احمد بیگ کے متواتر اصرار سے استخارہ کیا گیا وہ استخارہ کیا تھا؟ گویا آسمانی نشانی کے دکھانے کا وقت آن پہنچا تھا' جس کو خدا تعالیٰ نے اس پیرایہ میں ظاہر کر دیا' چنانچہ استخارہ کے جواب میں خداوند تعالیٰ نے' حضرت مسیح موعود سے یہ فرمایا کہ اس شخص کی دختر کلاں کے نکاح کے لئے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہہ دے کہ تمام سلوک اور مروت تم سے اسی شرط سے کیا جائے گا اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار ۲۰/ فروری ۱۸۸۶ء میں درج ہیں۔ لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے ڈھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی مصیبت پڑے گی' اور درمیانی زمانے میں بھی اس دختر کے لئے کئی کراہت اور غم کے امر پیش آئیں گے۔

اس وحی الہامی کے ساتھ حضرت مسیح موعود نے نوٹ دیا کہ تین سال تک فوت ہونا روز نکاح کے حساب سے ہے' مگر یہ ضروری نہیں کہ کوئی واقعہ اور حادثہ اس سے پہلے نہ آوے' بلکہ مکاشفات کے رو سے مکتوب الیہ (یعنی مرزا احمد بیگ) کا زمانہ حوادث جن کا انجام معلوم نہیں نزدیک پایا جاتا ہے۔" (واللہ اعلم)

جب استخارہ کے جواب میں یہ وحی ہوئی تو حضرت مسیح موعود نے اسے شائع نہیں فرمایا' بلکہ صرف ایک پرائیویٹ خط کے ذریعہ سے والد محمدی بیگم کو اس سے اطلاع دے دی' کیونکہ آپ کو یقین تھا کہ وہ اس کی اشاعت سے رنجیدہ ہو گا لہٰذا آپ نے اشاعت کے لئے مصلحتاً دوسرے وقت کی انتظار کی' لیکن جلد ہی خود

لڑکی کے ماموں مرزا نظام الدین نے شدت غضب میں آکر اس مضمون کو آپ ہی شائع کر دیا اور علاوہ زبانی اشاعت کے اخباروں میں بھی اس خط کی خوب اشاعت کی پھر حضرت مسیح موعود کو بھی اظہار کا عمدہ موقع مل گیا۔ (سیرۃ المہدی حصہ اول)

(۱۵)...... یہ چند چیزیں بطور نمونہ پیش کی گئیں اور مرزاجی کے بیٹے مرزا بشیر احمد کی کتاب (جو اس نے اپنے باپ آنجہانی مرزا غلام احمد کے حالات وواقعات سے متعلق لکھی ہے) سے صفحہ نمبر کے حوالہ کے ساتھ لکھے گئے ہیں' اس کتاب کا ہر واقعہ ان لوگوں نے کس طرح لکھا ہے اس کا نمونہ بھی ملاحظہ فرمائیں' وہ لکھتے ہیں:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحب نے پھر واقعہ لکھتے ہیں' واقعہ ختم ہوتا ہے پھر لکھتے ہیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بیان کیا مجھ سے فلاں صاحب نے' یہ ختم ہوتا ہے پھر لکھتے ہیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم خاکسار عرض کرتا ہے۔"

اس انداز سے گویا انہوں نے ایک مقدس کتاب ترتیب دی ہے جس میں یہ ساری فضولیات ہیں' غور کیجئے کہ یہ کیسا مذہب ہے؟ کیسا دین ہے؟ نعوذباللہ آپ کو یہ معلوم ہوکر تعجب ہوگا کہ اس کتاب میں غیر مسلموں کے واقعات بھی اس طرح سے ذکر کئے ہیں جیسے کہ نعوذباللہ حدیث یا روایت بیان کی جاتی ہے' چنانچہ اسی کتاب کے صفحہ ۸۴ جلد اول پر لکھا ہے:" واقعہ نمبر ۵۲ بسم اللہ الرحمٰن بیان کیا مجھ سے جھنڈا سنگھ ساکن کاہلواں نے"۔ دیکھئے کتاب کا صفحہ ۸۴ کیا اللہ پاک کے نام کی اس طرح توہین کرنے والا شخص مسلمان ہوسکتا ہے؟ نبی' مسیح' مہدی ہونا دور کی بات ہے۔

مرزائی برادری کو ہم دعوت دیتے ہیں کہ وہ اندھیرے سے نکل کر اجالے میں آئے اور ان حقائق کو دیکھے پھر غور کر کے فیصلہ کرے کہ کیا یہ چیزیں کسی دین میں یا نبی میں یا مسیح مہدی میں ممکن ہیں اس کتاب کو ہی اگر مرزائی غور سے پڑھیں اور دیکھیں گے تو حقیقت ان پر مکمل جائے گی' ہاں اگر اللہ کی طرف سے ہی ان کی توبہ پر مہر لگادی گئی ہے' تو دوسری بات ہے:

﴿من یضلل اللہ فلا ھادی لہ﴾

ترجمہ: "جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کرے اس کو کوئی راہ پر نہیں لا سکتا۔"

(پارہ ۹ سورۃ اعراف آیت ۱۸۶)

اس کتاب میں مرزا کے اس قسم کے بے شمار واقعات ایسے ہیں جس سے یہ بات صاف سمجھ میں آتی ہے کہ مرزا بے چارہ دماغی اور پاگل پن کا شکار تھا' شاید یہ بیماری وہ خود بھی اس کو محسوس نہیں کرپاتا تھا' ذرا سوچئے:

(۱) جو شخص نمک اور چینی میں فرق نہ کر سکتا ہو'

(۲) جو شخص گھر سے چوری کر کے چیز لائے'

(۳) جو شخص گڑ' حلال میٹھی چیز کو ساتھ روٹی کھانا پسند نہ کرے اس کے بعد راکھ پر روٹی رکھ دے جب اس سے کہا جائے کہ گڑ سے نہیں کھاتے راکھ سے کھالو'

(۴) جس کے دامن میں آگ لگ جائے اس کو پتہ بھی نہ چلے'

(۵) جس پر نسیان کا مرض اس قدر طاری ہو کہ گھڑی میں چابی دینی یاد نہ رہتی ہو اور گم ہو جانے کے اندیشے سے اس گھڑی کو رومال میں باندھ لیتا ہو'

(۶) جس کی بے وقوفی کا یہ عالم ہو کہ بدن پر صدری اور کوٹ پہنے ہوئے ہو اور بارہا صدری کے بٹن کوٹ کے کاجوں میں لگاتا ہو'

(۷) جو جوتے کے دائیں اور بائیں پیر میں پہچان نہ کرپاتا ہو'

(۸) جس کی چھڑی اس کے ہاتھ میں بہت مدت سے رہتی تھی وہ اس کو پہچان نہ سکتا ہو'

(۹) گھڑی میں وقت دیکھنا نہ جانتا ہو' اندھوں کی طرح ٹٹول کر اندازے سے گنتا ہو'

(۱۰) جو مرغی ذبح کرنے لگے اور اس کے بدلے اپنی انگلی کاٹ لے پھر چوزہ کو اسی حال میں چھوڑ جائے'

(۱۱) جو یہ جان کر بھی کہ معذور آدمی کی امامت جائز نہیں' اس کو امام بنائے اور اس سے لوگوں کی نمازیں خراب کرائے'

(۱۲) جو حیا کی بات یاد دلانے پر حکم شرعی پر دو کا مذاق اڑائے'

(۱۳) جو کسی عورت کے عشق میں مبتلا ہو اور اس کی طرف سے رشتہ سے انکار پر الہام اور وحی آنے کا اعلان کردے' پھر دھمکیاں دیں اور پیش گوئیاں کرے پھر بھی مرتے دم تک وہ رشتہ نہ ہوسکے اور مرزا اسی حسرت کو ساتھ لے کر مر جائے اور پیش گوئیاں سب الٹی ہوجائیں۔

کیا ایسے شخص کے بارے میں معمولی درجے کی عقل رکھنے والا شخص بھی اس بات کو تسلیم کرسکتا ہے کہ وہ مہدی ہوگا' مسیح ہونا' یا نبی ہونا تو دور کی بات ہے؟

اللہ کے نبی اور ولی تو امت میں ممتاز

ہوتے ہیں' حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت امام مہدی کے عالی صفات حدیث پاک کی کتابوں میں واضح ہیں وہ کس قدر پاک صورت پاک سیرت اور پاکیزہ مقدس صفات کے حامل ہیں' اس کو ہر وہ شخص جس کے دل میں ذرہ بھر ایمان ہے' سردار دو جہاں آقائے نامدار محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہو اور ان کی سیرت سے واقف ہو بخوبی جانتا ہو اور سمجھتا ہے۔ کاش مرزائی عقل سے کام لیتے اور اللہ سے راہ حق کی توفیق مانگتے اوپر جو واقعات میں نے لکھے ہیں یہ میں نے صرف ایک کتاب "سیرۃ المہدی" سے لکھے ہیں جو مرزائی کی سوانح حیات ہے اس کے علاوہ بھی دوسری کتابوں میں اس قسم کے بے شمار واقعات بھرے پڑے ہیں' مضمون کے ختم پر ان میں سے بھی چند ایک پڑھتے جائیں۔

☆ مرزا جی نے دوات کے بجائے جوتی میں سیاہی بھر لی اور اسی کو دوات کے بدلے استعمال کیا۔ (کیا شریف آدمی ایسا کر سکتا ہے؟) خود کہتے ہیں:

"ایک دفعہ فرمانے لگے میرے لئے کسی نے بوٹ بھیجے۔ ہیں' میری سمجھ میں اس کا دایاں' بایاں نہیں آتا۔ آخر اس کو سیاہی ڈالنے کے لئے بنالیا۔" (الحکم ۱۴ ستمبر ۱۹۳۲ء ص ۵ کالم نمبر ۲)

استنجا کے لئے مٹی کے ڈھیلے اور کھانے کیلئے گڑ ایک ہی جیب میں:

"آپ کو (یعنی مرزا قادیانی) کو شیرینی سے بہت پیار ہے اور مرض بول بھی آپ کو عرصہ سے لگی ہوئی ہے' اس زمانہ میں آپ مٹی کے ڈھیلے بعض وقت جیب میں ہی رکھتے اور اسی جیب میں گڑ بھی رکھ لیا کرتے تھے۔" (مرزا قادیانی کے حالات زندگی مرتبہ معراج الدین عمر قادیانی تتمہ براہین احمدیہ جلد اول ص ۶۷)

کئی دن تک جیب میں پڑی ہوئی اینٹ چبھی:

"آپ کے ایک بچے نے آپ کی واسکٹ کی جیب میں ایک بڑی اینٹ (روڑا) ڈال دی۔ آپ جب لیٹتے تو وہ چبھتی' کئی دنوں ایسا ہوتا رہا' ایک دن آپ ایک خادم کو کہنے لگے کہ میری طبیعت خراب ہے اور پسلی میں درد ہے' ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چیز چبھتی ہے' وہ حیران ہوا اور آپ کے جسم پر ہاتھ پھیرنے لگا' اس کا ہاتھ اینٹ پر جالگا' جیب سے اینٹ نکال لی' دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کہ چند روز محمود نے میری جیب میں ڈالی تھی اور کہا تھا کہ اسے نکالنا نہیں میں اس سے کھیلوں گا۔" (حضرت مسیح کے مختصر حالات ملحقہ براہین احمدیہ طبع چہارم ص ۱۴)

ایک پیر کا جوتا نکل گیا لیکن مجدد اور مسیح کو ننگے پیر چلنے کے باوجود اس کا پتہ نہ چلا:

"ایک مرتبہ مرزا صاحب اور سید محمد علی شاہ تلاش روزگار کے خیال سے قادیان سے چلے' کلانور کے قریب ایک نالے سے گزرتے ہوئے مرزا صاحب کی جوتی کا ایک پاؤں نکل گیا۔ مگر اس وقت تک انہیں معلوم نہ ہوا جب تک وہاں سے بہت دور جاکر یاد نہیں کرایا گیا۔" (حیاۃ النبی جلد اول ص ۵۸ مؤلفہ یعقوب علی قادیانی)

صاف معلوم ہوتا ہے کہ مرزا کا دماغ حاضر نہیں رہتا تھا' جو شخص لوگوں کی اصلاح کے لئے بقول اس کے متعین کیا گیا ہو جس کے ذمہ بقول اس کے کوئی اہم ذمہ داری دینی یا دنیاوی ہو' کیا کوئی ہوش والا ایسے مخبل یا بے ہوش اور فاترالعقل کو کوئی کام سپرد کر سکتا ہے۔ مرزا کے حالات پڑھتے جائیے آپ کو خود اس کے حال پر ہنسی آئے گی کہ ایسا شخص تو چپراسی یا چوکیدار بنانے کے لائق نہیں چہ جائیکہ اس کو کوئی دنیاوی کام سونپا جائے' دینی کام تو دور کی بات ہے' مرزا کا دماغ کس قدر غائب رہتا تھا مندرجہ ذیل واقعہ سے معلوم ہوگا جس کو اس کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے سیرۃ المہدی میں لکھا ہے:

"بسا اوقات ایسا ہوتا تھا کہ سیر کو جاتے ہوئے آپ کسی خادم کا ذکر غائب کے صیغہ میں فرماتے حالانکہ وہ آپ کے ساتھ ساتھ جارہا ہوتا تھا اور پھر کسی کے جتلانے پر آپ کو پتہ چلتا تھا کہ وہ شخص آپ کے ساتھ ہے۔" (سیرۃ المہدی حصہ دوم ص ۷۷ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

یہاں پر تمام واقعات کا جمع کرنا مقصود نہیں بلکہ محض دعوت فکر کے لئے چند واقعات کا پیش کرنا مقصود تھا' محض طعن و تشنیع مقصود نہیں طالب حق کے لئے چند واقعات بھی کافی ہیں اور جس کا مقصود طلب حق نہ ہو بلکہ وہ الٹی سوچ کو اختیار کر چکا ہو اس کے لئے نہ ہماری یہ تحریر ہے اور نہ ہی اس سے کسی خیر کی امید ہے' اللہ کرے یہ سطریں طالب حق مرزائیوں کے لئے ہدایت پر آنے کا ذریعہ بن جائیں کہ اس کی شان عالی سے کوئی چیز بعید نہیں۔

☆☆☆ ☆☆☆

انٹرنیشنل اسلامک پروپیگیشن سینٹر کے سربراہ

محمد شیخ کے باطل عقائد۔ علمائے کرام کے فتاویٰ

باطل عقائد و نظریات:

سوال: احوال حال کچھ اس طرح سے ہے کہ بحیثیت مسلمان میں اپنا دینی فریضہ سمجھتے ہوئے دین کو ضرب پہنچانے اور اس کے عقائد کی عمارت کو مسمار کرنے کی جو کوششیں کی جارہی ہیں اس کے متعلق غلط فہمیوں کو دور کرنے کی حتی الوسع کوشش کرنا چاہتی ہوں۔ محترم یہاں پر چند تنظیموں کی جانب سے نام نہاد پمفلٹ آڈیو / ویڈیو کیسٹس کے ذریعے ایسا لٹریچر فراہم کیا جارہا ہے جس سے بڑا طبقہ شکوک و شبہات اور بے یقینی کی کیفیت کا شکار ہورہا ہے' پاکستان جسے اسلامی فلسفہ و فکر کے ذریعے حاصل کیا گیا' اس سے شہر کراچی میں ایک تنظیم "القرآن ریسرچ سینٹر" کے نام سے عرصہ چھ سات سال سے قائم ہے اس تنظیم کے بنیادی عقائد مندرجہ ذیل ہیں:

دنیا کے وجود میں آنے سے پہلے انسانیت کی بھلائی کے لئے قرآن پاک معجزانہ طور پر اکٹھا دنیا میں موجود تھا مختلف انبیاً پر مختلف ادوار میں مختلف کتابیں نازل نہیں ہوئی' بلکہ قرآن پاک کو مختلف زمانوں میں مختلف ناموں سے پکارا گیا' کبھی توریت' کبھی انجیل اور کبھی زبور کے نام سے۔

قرآن جو جہاں اور جس وقت پڑھ رہا ہے اس پر اسی وقت نازل ہورہا ہے اور جہاں قل کہا گیا ہے وہ انسان کے لئے کہا جارہا ہے جو پڑھ رہا ہے۔

انبیاً کا کوئی مادی وجود نہیں رہا اس دنیا میں وہ نہیں بھیجے گئے' بلکہ وہ صرف انسانی ہدایت کے لئے Symbls کے طور پر استعمال کئے گئے اور موجودہ دنیا سے ان کا کوئی مادی تعلق نہیں۔ قرآن شریف کے اندر وہ انسانی رہنمائی کے لئے صرف فرضی کرداروں اور کہانیوں کی صورت میں موجود ہیں۔

قرآن شریف میں چونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو زبان یعنی Present Tense میں پکارا گیا ہے لہذا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت روح ہر جگہ اور ہر وقت موجود ہیں' اور وہ مادی وجود سے مبرا ہیں اور نہ تھے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دیگر انبیاً پر کوئی فضیلت نہیں وہ دیگر انبیاً علیہم السلام کے برابر ہیں بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کثرت سے ذکر کیا اس وجہ سے ان کی فضیلت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ ہے' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جتنی بھی احادیث تاریخ اور تفسیر موجود ہیں وہ انسانوں کی من گھڑت کہانیاں ہیں' ان تمام عقائد کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ فتویٰ دیں قرآن و سنت کے مطابق کہ:

(۱) یہ عقائد اسلام کی رو سے درست ہیں یا نہیں؟

(۲) اس کو اپنانے والا مسلمان رہے گا؟

(۳) ایسی تنظیموں کو کس طرح روکا جائے؟

(۴) ایسے شخص کی بیوی کے لئے کیا حکم ہے جس کے عقائد قرآن و سنت کے مطابق ہیں جو تمام انبیاً تمام کتابوں آخرت کے دن اور احادیث پر مکمل یقین اور ایمان رکھتی ہو؟

(۵) آخر میں دین اسلام کے ناطے اپیل ہے کہ ایسے اشخاص سے بھرپور مناظرہ کیا جائے جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم سے کوئی بات کرنے کی ہمت نہیں کر سکتا کیونکہ ہم سچے مسلمان ہیں۔

برائے کرم جلد از جلد سوالات کے جوابات عنایت فرماکر امت مسلمہ کو اس فتنہ سے نجات دلانے کا سامان مہیا کریں کیونکہ ایک بڑا طبقہ ان کے زیر اثر آچکا ہے اور آرہا ہے "آپ اس کی موافقت یا مخالفت میں ایسا واضح فتویٰ اور جواب جاری کردیں جس کے ذریعے ہم امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ اپنی پوری طاقت اور اپنے پورے ایمان سے انجام دے سکیں۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مد ظلہ کا جواب:

یہ جتنے عقائد و نظریات آپ نے لکھے ہیں سب کے سب غلط اور لچر ہیں اور ان کا مقصد اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کا انکار ہے' ایسے لوگ مسلمان نہیں ان کے پاس بیٹھنا ان کی باتیں سننا جائز نہیں۔

(واللہ اعلم)

جامعہ دارالعلوم کورنگی کا فتویٰ:

سوال میں ذکر کردہ عقائد قرآن و سنت اور اجماع امت کی تصریحات اور مؤقف کے بالکل خلاف ہیں اس لئے اگر کسی شخص کے واقعتاً یہی عقائد ہیں تو وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اس کے ماننے والے بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

مذکورہ نظریات و عقائد کا قرآن و سنت کی رو سے باطل ہونا ذیل میں ترتیب وار تفصیل سے ملاحظہ فرمائیں:

(۱) یہ کفریہ عقیدہ ہے کیونکہ پوری امت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ صحائف آسمانی کے علاوہ آسمانی کتابیں چار ہیں اور قرآن کریم میں اس کی تصریح ہے کہ قرآن کے علاوہ تین آسمانی کتابیں اور ہیں' جن میں سے توراۃ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر' انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل کی گئی' لہذا قرآن کے علاوہ مذکورہ تین کتب کے مستقل وجود کا انکار کرنا درحقیقت قرآن کریم کی ان آیات کا انکار کرنا ہے جن میں ان کتابوں کے مستقل وجود کا ذکر ہے۔

(۲) اور یہ کہنا کہ "قرآن جو جس وقت پڑھ رہا ہے اس پر اسی وقت نازل ہو رہا ہے اور قل اسی کے لئے کہا جا رہا ہے جو پڑھ رہا ہے" یہ بھی تعبیر کے لحاظ سے غلط ہے' کیونکہ قرآن کریم ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پورا نازل ہو چکا ہے اس کے اولین اور براہ راست مخاطب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اب جو شخص پڑھ رہا ہے وہ قرآن کا اولین اور براہ راست مخاطب نہیں ہے بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے مخاطب ہے اور اس اعتبار سے اپنے آپ کو مخاطب سمجھتا ہے۔"

(۳) یہ عقیدہ بھی کفریہ ہے کہ کیونکہ قرآن کریم کی متعدد آیات اس پر دلالت کرتی ہیں کہ انبیا کرام کا مستقل وجود تھا وہ دنیا میں لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجے گئے اور وہ بشریت کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے' انہوں نے عام انسانوں کی طرح دنیا میں زندگی گزاری ان میں بشری حوائج اور مادی صفات پائی جاتی تھیں' چنانچہ وہ کھاتے بھی تھے اور پیتے بھی تھے اور انہوں نے نکاح بھی کئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ سے معجزات بھی ظاہر فرمائے' انہوں نے اللہ کے راستہ میں جہاد بھی کیا' یہ تمام چیزیں ایسی ہیں جو اپنے وجود کے لئے مادہ اور مستقل وجود کا تقاضہ کرتی ہیں اس کے بغیر ان کا وجود اور ظہور ہی محال ہے لہذا یہ کہنا کہ انبیا کرام علیہم السلام کا مادی وجود نہیں رہا' قرآن میں وہ صرف فرضی کرداروں اور کہانیوں کی صورت میں موجود ہیں بالکل غلط اور قرآن و سنت کے صریح نصوص کے خلاف ہے۔

(۴) قرآن کریم میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو زمانہ حال میں جو خطاب کیا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جس وقت قرآن کریم کا نزول آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو رہا تھا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مادی وجود کے ساتھ دنیا میں موجود تھے اس لئے زمانہ حال میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کیا گیا' یہ مطلب نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت روح ہر وقت ہر جگہ موجود ہیں۔

یہ عقیدہ قرآن و سنت کی صریح نصوص اور اہل السنۃ والجماعت کے مؤقف کے خلاف ہے علماً نے لکھا ہے کہ اگر کسی شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ جس طرح اللہ تعالیٰ ہر وقت ہر جگہ موجود ہیں اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہر وقت ہر جگہ موجود ہیں تو یہ کھلا ہوا شرک ہے اور نصاریٰ کی طرح رسول کو خدائی کا درجہ دینا ہے اور اگر کوئی شخص کسی تاویل کے ساتھ یہ عقیدہ رکھتا ہے تب بھی اس عقیدہ کے غلط اور فاسد ہونے میں کوئی شبہ نہیں اور ایسا شخص گمراہ ہے۔

(۵) اہل السنۃ والجماعت کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت مجموعی تمام انبیا کرام سے افضل ہیں البتہ بعض جزئیات اور واقعات میں اگر کسی نبی کو کوئی فضیلت حاصل ہے تو وہ اس کے معارض نہیں' جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جزوی فضیلتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجموعی فضیلت کے منافی اور اس کی معارض نہیں ہیں اور یہ کہنا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جتنی بھی احادیث تاریخ اور تفسیر میں موجود ہیں وہ انسانوں کی من گھڑت کہانیاں ہیں' یہ درحقیقت احادیث نبویہ کا انکار ہے جو کہ سب کفر ہے پوری امت محمدیہ کا اس پر اجماع ہے کہ حدیث قرآن کریم کے بعد دین کا دوسرا اہم ماخذ ہے۔ قرآن کریم نے جس طرح اللہ رب العزت کے احکام کی اطاعت کو واجب قرار دیا ہے' اس طرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال و اقوال کی بھی اطاعت کو واجب قرار دیا ہے' لہذا قرآن میں بہت سے ایسے احکام ہیں جن کی تفصیل قرآن میں مذکور نہیں بلکہ ان کی تفصیلات اللہ رب العزت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان اور عمل پر چھوڑ دی ہیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں ان کی تفصیلات اور ان پر عمل کرنے کا طریقہ اپنے قول و فعل سے بیان کیا اگر احادیث انسانوں کی من گھڑت ہیں تو قرآن کریم کے ایسے احکام پر عمل کرنے کا طریقہ کیا ہوگا؟ اور یہ ہمیں کیسے معلوم ہوگا؟ اور اللہ رب العزت نے جس طرح قرآن کریم کے الفاظ کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے اس طرح قرآن کریم کے معانی کی بھی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے اور معانی قرآن کی تعلیم حدیث ہی

باقی صفحہ ۲۰ پر

اِن الدین عنداللہ الاسلام

حق کی پکار :

عالم انسانیت کے لئے درس عبرت

اللہ رب العزت جو کہ خالق کائنات ہے' اس نے اشرف المخلوقات انسان کو صرف پیدا ہی نہیں کیا' بلکہ اس کی ہدایت و راہنمائی کے لئے ان انسانوں میں سے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر مبعوث فرمائے' یہ سلسلہ سیدنا آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور خاتم الانبیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوا' بقول اللہ جل شانہ :"ولکن الرسول اللہ وخاتم النبیین"☆ خود خاتم الانبیأ نے فرمایا: ﴿انا خاتم النبیین لا نبی بعدی﴾ "میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں" ایک اور موقعہ پر رسالت مآبؐ نے بڑے ہی واضح الفاظ میں فرمایا کہ میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو وہ خطاب کا بیٹا عمرؓ ہوتا' لیکن میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اس فرمان خداوندی اور فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ قرآن و حدیث میں روز روشن کی طرح ہزاروں دلائل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا ثبوت دیتے ہیں' اب تمام امت اور اکابرین امت کا اس مسئلہ پر اجماع ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی بھی کسی قسم کی نبوت کا دعویٰ کرے' مثلاً ظلی' بروزی' تشریعی اور غیر تشریعی تو وہ مدعی نبوت اور اس کے پیروکار دائرۂ اسلام سے خارج ہونے کے ساتھ مرتد واجب القتل اور زندیق ہیں۔ اس کے علاوہ سابقہ تمام انبیأ کے طریقے اور ان کی شریعتیں جن پر ان کی موجودہ امتوں کو عمل کرنے کا حکم دیا گیا تھا' خاتم الانبیأ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد منسوخ ہو چکی ہیں۔ اب نجات و کامرانی کا راستہ صرف اور صرف خاتم النبیین کی شریعت مطہرہ یعنی دین اسلام ہے' جس کے بارے میں خالق کائنات نے فرمایا: "ان الدین عنداللہ الاسلام" اور جو کتاب نازل فرمائی اس کے بارے میں فرمایا: "انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون"☆ اس کتاب کو ہم

مولانا محمد ارشد اعوان مرادپوری

نے نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں' اس کے بعد اس لاریب کتاب میں یہ بھی فرما دیا کہ جو شخص میرے نازل کردہ دین اسلام کے سوا کسی اور دین کی خواہش کرے گا تو اس کا دین ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں سخت گھاٹے میں رہے گا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق اسلام سے ہٹ کر دوسرے مذاہب کے پیروکاروں کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ اپنے آپ کو دنیا کی ترقی میں سربلند سمجھنے والے دنیا کی ہر چیز پر ریسرچ کرنے والے کیا انہوں نے کبھی اپنی ریسرچ بھی کی ہے؟ دنیا تو انسانوں کے لئے ایک عارضی ٹھکانہ ہے' اس عارضی زندگی میں انسان ہواؤں میں اڑے' آسمان سے باتیں کرے' ستاروں پر کمند ڈالے' پوری دنیا کا بادشاہ بن جائے' پوری دنیا میں دہشت گردی کرنے والا بن جائے' یا امن کرنے والا' اگر وہ دین اسلام میں داخل نہیں ہوا تو ان تمام مذکورہ چیزوں سے آدمی کا آخرت کا مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ تمام اہل کتاب کی خدمت میں دعوت اسلام پیش کرنے کے ساتھ گزارش کروں گا کہ دنیا کی عارضی زندگی میں اپنے جسم کو آرام و آسائش پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی ہے' کیا ہی بہتر تھا کہ ابدی زندگی نہ ختم ہونے والی زندگی کے لئے اپنے جسم کو جہنم کی آگ سے بچا لیتے؟ دنیا تو ایک گزرگاہ ہے اور اس میں کسی کو بھی بقا نہیں' سوائے ذوالجلال والاکرام کے دین اسلام میں پورا پورا داخل ہونا دارین کی کامیابی کا ضامن ہے' اسلام دین فطرت ہے' تمام ادیان میں سے اللہ تعالیٰ نے صرف اسی دین کو اپنی طرف منسوب فرما کر اسے اپنا پسندیدہ دین قرار دیا ہے۔ یہ وہ دین ہے جس کی اہل کتاب کے اکابرین تائید و تصدیق کر چکے ہیں۔

یہودی اگر سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو اپنا پیغمبر تسلیم کرتے ہیں' عیسائی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو اپنا ہادی برحق مانتے ہیں' ان ہی کی تابعداری فرمانبرداری کا دعویٰ کرتے ہیں' ان ہی کی تعلیمات کو مشعل راہ سمجھتے ہیں تو ان حضرات کے لئے ان ہی کی تعلیمات کا تقاضا یہ ہے کہ بلا کسی تردد کے دین حق اسلام میں داخل ہو جائیں'

کیونکہ توراۃ وانجیل میں خاتم الانبیاﷺ کی بعثت اور دین اسلام کے بارے میں وضاحتی بشارتیں دے دی گئیں تھیں اور خود ان انبیاکرام علیہم السلام نے اپنی زبانی بھی اپنی امتوں کو فرمادیا تھا کہ ہادیٔ برحق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بعد تشریف لانے والے ہیں' اگر کوئی تم میں سے ان کے زمانے کو پالے تو وہ ان ہی کے دین کو قبول کرلے' اس کے علاوہ توراۃ وانجیل کے بے شمار علماٗ دین حق کی صداقت کی گواہی دے چکے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب ابتدائی آیات نازل ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوراً گھر تشریف لائے اور ام المومنین سیدہ کائنات حضرت خدیجہؓ کو لحاف اوڑھنے کی ترغیب دی۔ آپؓ نے لحاف اوڑھانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں جوکہ توراۃ وانجیل پر بہت ہی گہرا عبور رکھتا تھا۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے سارا واقعہ بیان فرمایا جس پر ورقہ چونک اٹھا اور کہنے لگا: خدیجہ مبارک ہو' اپنے سرتاج کو مبارک دیجئے' تسلی دیجئے' ان پر قرآن نازل ہوا ہے' اور یہ آیتیں لانے والے جبرائیل امین ہیں جوکہ اس سے قبل سیدنا موسیٰ وسیدنا عیسیٰ علیہم السلام کے پاس آچکے ہیں' ان کے بعد ورقہ بن نوفل کہنے لگا کہ کاش! اس وقت میں بھی ہوتا جب قوم اسے تکلیفیں دیتی اس پر ام المومنین نے فرمایا کہ: کیا اللہ تعالیٰ کے ایسے برگزیدہ بندوں کو بھی ستایا جاتا ہے؟ تو ورقہ نے کہا کہ سابقہ کتابوں سے میرا حاصل مطالعہ یہی ہے کہ جو بھی حق لے کر آیا اسے باطل نے ضرور ستایا' اس کے علاوہ سابقہ سماوی کتابوں کے عالم زاہب بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور اسلام کی صداقت کی گواہی دے چکا ہے۔ اس کے بعد جب مشرکین مکہ نے صحابہ کرامؓ پر ظلم کی انتہا کردی تو مسلمان اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم سے حبشہ کی طرف ہجرت کرگئے تو مشرکین مکہ بھی مسلمانوں کی گرفتاری کے لئے وہاں پہنچ گئے اور شاہ نجاشی کے دربار میں مسلمانوں کو برا بھلا کہا اور کہا کہ یہ ہمیں

'باپ دادا کے دین سے ہٹانے کی ترغیب دیتے ہیں' ان کو واپس کردیا جائے' یہاں پناہ نہ دی جائے؟ اس کے بعد شاہ حبشہ نجاشی نے مسلمانوں کو بلایا اور وفد کے امیر حضرت جعفر طیارؓ سے سوال وجواب ہوئے' اس کے بعد حضرت جعفرؓ نے قرآن وسنت کی روشنی میں خطاب فرمایا جس کا شاہ نجاشی پر بہت ہی گہرا اثر ہوا اور اس نے کہا کہ: جس نبی پر آپ ایمان لائے ہیں ان پر کوئی کتاب بھی نازل ہوئی ہے؟ تو آپؓ نے قرآن پاک کے بارے میں فرمایا تو بادشاہ نے اس کے سننے کی خواہش کی تو حضرت جعفرؓ نے سورۂ مریم کی ابتدائی آیات تلاوت فرمائیں تو اس لاریب کتاب کو سنتے ہی نجاشی جو اہل کتاب عیسائی تھا کیفیت بدل گئی' داڑھی آنسوؤں سے تر ہوگئی اور کہا: خدا کی قسم یہ تو وہ کلام ہے جس کی تائید وتصدیق عیسیٰ بن مریم اور اس پر نازل ہونے والی کتاب انجیل کرچکی ہے' اس کے بعد وہ مسلمان ہوگیا یہ واقعات ہیں۔ اہل کتاب کے اکابرین کے صرف چند ایک جو مجھے یاد تھے' ورنہ تاریخ کو کھنگالا جائے تو ایسے قسم کے ہزاروں واقعات مل سکتے ہیں۔ اب تمام اہل کتاب کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ ان واقعات سے نصیحت حاصل کرتے ہوئے اسلام کی آغوش رحمت میں پناہ لے لیں۔ جس میں دارین کی کامرانی کی ضمانت ہے' ورنہ دین اسلام کے علاوہ ذلت ورسوائی کے سوا کچھ نہیں۔ آخر میں تمام منکرین ختم نبوت خصوصاً قادیانیوں سے گزارش ہے کہ توراۃ وانجیل سماوی کتابیں ہیں سیدنا موسیٰ و سیدنا عیسیٰ علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں' لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بعد ان کی پیروی کرنا خسارے اور گھاٹے میں ہے تو مرزے کی خود ساختہ جعلی نبوت کو ماننا کون سی نجات کا راستہ ہے؟ مرزائیوں کو بھی اتمام حجت کے طور پر دعوت اسلام پیش کرتے ہیں کہ وہ انگریز کے خودکاشتہ پودے کو تمام برائیوں کے مجموعے کو تمام کذابوں کے امام کو

چھوڑ کر شافیٔ محشر' ساقیٔ کوثر' خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں آکر دونوں جہانوں کی سربلندی وسرخروئی حاصل کرلیں' تم نے تو اس ملعون کو نبی مان لیا جس کی کتابوں کے مطالعے سے پتہ چلا کہ اس کو انسان کہنا بھی انسانیت کی توہین ہے' یہ تو وہ گندے جراثیوں کا مجسمہ ہے جسے بیک وقت ہزاروں بیماریوں نے گھیرے رکھا تھا' وہ بیماریوں کا تذکرہ بڑے فخر سے کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ: اوپر والے حصہ میں مجھے میراق اور نچلے حصے سے کثرت بول ہے اب اہل عقل خود اندازہ فرمائیں جو اوپر والے حصے یعنی دماغ سے بوجہ مراق پاگل پن کی شیطانی بن جاتا رہا ہو' اور نچلے حصے کو پیشاب سے فراغت نہ ملی ہو وہ کیسے نبی ہوسکتا ہے؟! ایسے شخص کو نبی ماننے والوں کی عقل پر رویا ہی جاسکتا ہے' اس کے علاوہ اور کیا کہیں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ بھٹکے ہوئے انسانوں کو ہدایت عطا فرمائے۔ (آمین)

قانون توہین رسالت ﷺ اور ناموس صحابہؓ پر عملدرآمد کا خاتمہ

پاکستانی مسلمانوں کی شکست کی المناک کہانی

امت رسول ﷺ چودہ صدیوں میں عروج وزوال کے کئی مرحلوں سے گزری ہے۔ کبھی بالائے بام اور کبھی مبتلائے آلام کبھی کامران وکامگار بھی رہی اور رہین ستم ہائے روزگار بھی! اس کی بلندیوں نے ثریا کو چھوا ہے اور اس کی پستیوں نے ثریٰ میں اسیر اکیا ہے' کبھی فلک نے اس کا جھنڈا سرنگوں کئے رکھا اور کبھی اس نے مہر وماہ کا صید زبوں بنائے رکھا' یہ نشیب و فراز امت کی تاریخ کا حصہ رہا ہے' زمانے کے مدوجزر نے اس کا تخت وتاج تو چھینا ہے' لیکن مرکز نگاہ بدلنے سے قاصر رہا' اس کی سطوت و عظمت تو پامال ہوئی' لیکن جذبہ حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمادہ زوال نہیں ہوا' صلیبی جنگیں ہوں' یا فتنہ تاتار' یہ امت ڈوب کر ابھری ہے تو صرف ایک نام کے سہارے اور وہ ہے نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

خدا یکتا الوہیت میں تو یکتا رسالت'
کسی کو اب نبی ہونے کا دعویٰ ہو نہیں سکتا
ادھر آ زندگی کا بادہ گلفام پیتا جا
ذرا میخانہ "محمد" سے اک جام پیتا جا

نام "محمد" ایک حرف شوق ہے' اس کو زباں سے ادا کیجئے تو لب پیوستہ پیوستہ ہو جاتے ہیں' یوں لگتا ہے' جیسے شیرینی دہن میں رچی جارہی ہے اور یہ خنک' خنک نام سانس کی ٹھنڈک بہا رہا ہے' اس کا آہنگ قلب کی دھڑکن اور اس کا سرور آنکھوں کا نور بن کر جھلکتا ہے' یہ نام رگ مسلم میں خون بن کر دوڑتا ہے۔ نام "محمد" (ﷺ) کے حسن معنوی کا اظہار لفظ و بیان میں ممکن ہی نہیں صرف اس کے صوتی اثرات سے ہی قلب ودماغ پر جو کیفیت طاری ہوتی ہے۔ وہ بھی الفاظ ناقابل بیان ہے' ہونٹوں کا آپس میں مکرر اتصال ہوتا ہے اور نطق آگے بڑھ کر اس لذت شیرینی اور مٹھاس زبان کے بو لینے لگتی ہے' اس کی ادائیگی کے ساتھ ملکوتی آواز فردوس گوش بن کر سامعہ نواز ہوتی ہے' اس لئے یہ نام دہن کائنات پر نقش دوام بن کر مرتسم ہو گیا ہے۔ خاصہ کائنات محبوب کبریا

شاﷲاعظم

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و عقیدت عظیم دائی اور ابدی سرمایہ ہے' اس لئے ہمیشہ سے ناموس رسالت مآب کے پروانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی متاع حیات کا آخری قطرۂ خون بہا کر اپنی محبت و عقیدت کا ثبوت دیتے چلے آرہے ہیں۔

حسن یوسف' دم عیسیٰ' ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

ویسے تو زمانہ کئی مسافتیں طے کر گیا' زمین نے کتنی گردشیں مکمل کیں' آسمان نے کتنی کروٹیں لیں' سورج ہزاروں مرتبہ مشرق کی کوکھ سے طلوع ہو کر مغرب کی لحد میں ڈوب گیا' مہتاب کتنی مرتبہ اپنے رخشندہ مکھڑے سے اندھیری راتوں کو منور کیا ستاروں نے کتنی مرتبہ چرخ نیلوفری پر اپنی حسین بزم سجائیں اور برخاست کیں' لیکن ایک صدی پرانے کفر کے پارانے ابھی تازہ ہیں۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

شان رسالت (ﷺ) و ناموس صحابہؓ کی توہین کے بے شمار واقعات پر مسلمانوں کی لاتعلقی' بے حسی' بے توجہی اور مجرمانہ خاموشی کا دلخراش نوحہ

مسلمانوں میں ایمان کمزور ہونے کی وجہ سے آج کل مسلمانوں پر یہ امتحان کی گھڑیاں آپہنچی ہیں' جن میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جذباتی وابستگی نہ ہو' جن میں عمر رضی اللہ عنہ کی غیرت نہ ہو' جن میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہو' جن میں علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا سوز رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہو' جن میں اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی فنائیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہو' جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کو برداشت کر لیں' جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والے گستاخوں کو معاف کر دیں' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین سن کر جن کی آنکھوں سے ایک آنسو بھی نہ بہے' مسجدوں اور قرآن پاک کی بے حرمتی کا سن کر ان کے کانوں پر جوں تک نہ رینگے۔ یہ ایمان کی کمزوری کا نتیجہ ہے کہ آج کفر

مارے سامنے کبھی انڈیا کے روپ میں' کبھی مریکہ کے روپ میں اور ایران کے روپ میں' مارے مقابلے میں آجاتے ہیں۔ مگر افسوس اس ت پر ہے کہ جو ملک ہم نے اسلام کی بنیاد پر ماصل کیا تھا' جس کے لئے ہماری بہنوں' ماؤں' ئوں اور بڑوں نے اس ملک اور اسلام کے لئے جانیں نثار کیں' آج اسی ملک میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی ہو' ایسے اسلامی ملک کا کیا فائدہ!! ایک شخص نے بادشاہی مسجد میں عیدالفطر کے موقع پر تمام مسلمانوں' گورنر اور وزیروں کے سامنے نبوت کا دعویٰ کیا کہ میں آخری نبی ہوں' میں مسلمانوں کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا ہوں' اس شخص کو اتنے مسلمانوں کے ہوتے ہوئے ہمارے حکمران ایک پاگل کہہ کر چھوڑ دیں' یہ ہمارے حکمرانوں اور مسلمانوں کی بے حسی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اگر کوئی شخص بھی نبوت کا دعویٰ کرے یا اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کی توہین کرے چاہے وہ پاگل ہو یا ہوش و حواس میں ہو وہ دائرۂ اسلام سے خارج اور واجب القتل ہے۔ اگر کوئی کسی کی ماں' باپ یا بہن پر انگلی اٹھائے یا گالی دے تو ہم اسے قتل کرنے پر اتر آتے ہیں اور اسی ملک پاکستان میں جوتی کے تلے پر (نعوذباللہ) "اللہ" کا نام لکھا جائے' قرآن پاک کی آیات لیڈیز کپڑوں پر چھاپی جائیں' قرآن پاک شہید کیا جائے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی فٹبال پر لکھا جائے (نعوذباللہ) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گستاخی جائے' سندھ کے علاقے بھٹ شاہ شہر میں (نعوذباللہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پتلا جلایا گیا اس کے باوجود یہ مسلمان اور حکمران ایسے گستاخ کو معاف کر دیں' انتہائی تعجب کا مقام ہے۔ جس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امت کے لئے اتنی تکلیفیں برداشت کیں' راستے میں کانٹے برداشت کئے' طائف کے میدان میں پتھر کھائے' صرف اس امت کے لئے اور اللہ کا دین اس امت تک پہنچانے کے لئے اور اس کو دوزخ کے عذاب سے بچا کر جنت کی طرف لے جانے کے لئے اتنی تکلیفیں برداشت کیں اور ان کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کفر کے خلاف دین و اسلام کی سربلندی کے لئے قربانیاں دیں۔ آج انہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا کہا جائے یہ صرف ہماری ایمان کی کمزوری اور جذبہ جہاد ختم ہونے کا نتیجہ ہے۔

آیئے آج ہم سب مل کر عہد کریں کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہیں گے۔ جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کمال ایمان ہے بالکل اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں اور گستاخوں سے نفرت بھی ایمان ہے۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کو اسلام کا مضبوط قلعہ بنائے اور تمام مسلمانوں کو صدق دل سے نیک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

دبا سکو تو صدا دبا دو' بجھا سکو تو دیا بجھا دو
صدا دبے گی تو حشر ہوگا' دیا بجھے گا تو سحر ہوگی
ستم کی رات سحر میں بدلنے والی ہے
فصیل دار پہ دھرتے چلو سروں کے چراغ

☆☆..........☆☆

بقیہ: محمد شیخ کے عقائد

میں ہوئی اور جن ذرائع سے قرآن ہم تک پہنچا ہے انہی ذرائع سے احادیث بھی ہم تک پہنچی ہیں۔ اگر یہ احادیث من گھڑت ہیں اور یہ ذرائع قابل اعتماد نہیں تو یہ امکان قرآن کریم میں بھی ہو سکتا ہے' تو پھر قرآن کریم کو بھی نعوذباللہ من گھڑت کہنا لازم آتا ہے۔ لہٰذا اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جس طرح قرآن کریم اب تک محفوظ چلا آرہا ہے اس طرح احادیث بھی محفوظ چلی آرہی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت کا بے نظیر انتظام فرمایا ہے جس کی تفصیل تدوین حدیث کی تاریخ سے معلوم ہو سکتی ہے۔ لہٰذا احادیث کو انسانوں کی من گھڑت کہانیاں قرار دینا صریح گمراہی اور موجب کفر ہے۔ (مزید تفصیل کے لئے دیکھئے "حجیت حدیث" از مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم' کتابت حدیث عہد رسالت صلی اللہ علیہ وسلم و عہد صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین میں مصنف مولانا محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم' حفاظت و حجیت حدیث مصنف مولانا فہیم عثمانی صاحب)

The Authority of Sunnah by Taqu Usmani

(۶) مسلمانوں کو چاہئے کہ جو شخص یا تنظیم ایسے عقائد کی حامل ہو اس سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں' اور ان کے لٹریچر اور کیسٹ وغیرہ سے مکمل احتراز کریں' خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچانے کی فکر اور کوشش کریں' اور ارباب حکومت کو بھی ایسی تنظیم کی طرف توجہ دلائیں تاکہ ان پر پابندی لگائی جا سکے۔

(۷) جو شخص مذکورہ عقائد کو بغیر کسی مناسب تاویل کے مانتا ہے وہ شخص مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے' اس کی مسلمان بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی' اب اس کے عقد میں کوئی مسلمان عورت نہیں رہ سکتی اور نہ کسی مسلمان عورت کا اس سے نکاح ہو سکتا ہے۔

☆.....☆

اتحادِ اُمّت ۔ وقت کی اہم ضرورت

الحمدللّٰہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ امابعد

محترم قارئین! یہ بات تو کسی انسان سے ڈھکی چھپی نہیں کہ اس وقت حیثیت مجموعی مسلمانوں کی ہوا اکھڑ چکی ہے' نہ ان کی کہیں عزت و عظمت ہے' نہ رعب ودبدبہ جس ڈر کے مارے اپنے سر جھکائے پھرتے ہیں' حالانکہ پہلے وہ وقت تھا کہ جب مسلمان چلتا تھا تو کافر اس سے لرزہ براندام ہو جاتا تھا' ڈر کی وجہ سے اس کے سامنے آنے سے کتراتا تھا اس پر کپکپی تاری ہو جاتی تھی اس مسلمان کا دبدبہ تھا۔ آج وہی مسلمان خود ڈر رہا ہے اور عالمی سطح پر بھی ان کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ ان کو ایک کمزور امت تصور کیا جاتا ہے' حد تو یہ ہے کہ ان کے محبوب رہبر و رہنما اور کائنات کے سردار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمسخر کیا جاتا ہے' ازواج مطہرات کی بے حرمتی کی جارہی ہے' اسلام کے اول و پہلے جاں نثاروں یعنی صحابہ کرامؓ کے خلاف کتابیں لکھی جارہی ہیں' یہ سب کچھ اس لئے ہو رہا ہے کہ اقوام عالم میں مسلمانوں کا وقار اور رعب و دبدبہ ختم ہو چکا ہے' مسلمان سے کبھی قیصر و کسریٰ جیسی سپر طاقتیں لرزہ براندام تھیں' آج اس سے ہندو بنیا بھی خوف نہیں کرتا اور اسرائیل جیسا بہادر و درندہ بھی نہیں ڈرتا۔ یاد رکھیں مسلمانوں کی ذلت و خواری کے مختلف اسباب ہیں ان میں سے سب سے بڑا سبب مسلمانوں کا باہمی جدل و نزاع اور اختلاف و افتراق ہے۔ مسلمان امت چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں فرقوں اور جماعتوں میں بٹی ہوئی ہے' ہر شخص اپنی ڈیڑھ انچ کی مسجد الگ بنانے کی فکر میں ہے' کفر کے فتوے لگ رہے ہیں' ایک دوسرے کو ختم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور دنیا کے ہر مذہب و ملت' ہر دانشور' ہر مفکر اور مصلح نے انسانی معاشرے میں امن و سکون اور انسانیت کی فلاح و ترقی کے لئے باہمی اتحاد و یگانگت کو اہم بنیاد قرار دیا ہے۔ اس سلسلہ میں دین اسلام کا ایک اپنا نظریہ ہے جس پر عمل پیرا ہونے کے لئے امت مسلمہ کے پاس قرآن و سنت میں

مولانا مفتی محمد صابر بہاولپوری

واضح ہدایات موجود ہیں' حیرت ہوتی ہے کہ یہ وہی امت ہے جسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلسل محنت اور تربیت کرنے کے بعد باہم شیر و شکر بنا دیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین مختلف علاقوں کے رہنے والے تھے' مختلف قبیلوں سے تعلق رکھتے تھے' ان کی زبان اور رنگ بھی مختلف تھے' مگر انہوں نے زبان' نسل اور قومیت کے تمام امتیازات مٹا دیئے تھے اور اب وہ آپس میں بھائی بھائی بن کر رہتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں سلمان فارسی تھے' بلال حبشی تھے' صہیب رومی تھے' عباس نینوائی تھے' ابوذر غفاری تھے' طفیل دوسی' ابوسفیان اموی تھے' عدی طائی' ضمادؓ ازدی تھے' سراقہ جعشمی تھے۔ (رضی اللہ عنہم) مگر جو بھی تھے بھائی بھائی تھے' اور بھائی بھی ایسے کہ "انما المومنون اخوۃ" کی تفسیر عملی طور پر سمجھ آتی تھی' خود بھوکے رہ کر دوسرے کو کھلاتے تھے' خود پیاسے رہ کر دوسرے کو سیراب کرتے تھے' بلکہ حد یہ کہ پیاس کی وجہ سے جان سے گزرنا گوارا کر لیتے تھے' مگر دوسرے بھائی کو پیاسا دیکھنا انہیں برداشت نہ تھا' ایثار و قربانی کا جذبہ ان کے اندر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اپنی پرواہ تک نہیں کرتے تھے' جذبہ ہو تو ایسا ہو اتحاد و اتفاق ہو تو ایسا ہو۔

آج اتحاد و اتفاق کی بجائے آپس میں لڑنا شروع کر دیتے ہیں' کیا ہمیں یہی سبق بڑوں سے ملتا ہے؟ جب تک مسلمانوں میں اخوت و محبت اور اتحاد و اتفاق کا یہ رشتہ برقرار رہا وہ ساری دنیا پر چھائے رہے' اور جب سے انہوں نے ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے اور ایک دوسرے کو گرانے کا عمل شروع کیا ہے تو اقوام عالم میں ذلیل و خوار ہوتے جارہے ہیں' افرادی اعتبار سے دیکھیں تو مسلمانوں کی تعداد ایک ارب سے زیادہ ہے' وسائل کے اعتبار سے دیکھئے تو پیٹرول جیسے سیال سونے کے کنویں زیادہ تر مسلمانوں کے قبضے میں ہیں معدنیات کے ذخائر اور کانیں بھی اسلامی ممالک میں زیادہ ہیں' مالی اعتبار سے نظر ڈالیں تو اکثر اقوام عالم سے مسلمان قوم زیادہ مالدار ہے' لیکن تمام باتوں کے

باوجود مسلمان کمزور اور مغلوب ہیں ...... آخر کیوں؟ اس کی بڑی وجہ ایمانی کمزوری اور آپس کے لڑائی اور جھگڑے ہیں۔

پہلے مسلمانوں کے پاس سونے چاندی کی دولت نہیں تھی بلکہ ایمان کی دولت تھی' ان کے پاس پٹرول اور معدنیات کے ذخائر نہیں تھے' البتہ اللہ کی ذات پر یقین اور اعتماد کا عظیم ذخیرہ ان کے پاس تھا ان کے پاس جدید اسلحہ اور سازو سامان کی طاقت نہیں تھی' لیکن آپس کے اتفاق و اتحاد کی قوت ان کے پاس تھی' وہ نہتے تین سو تیرہ تھے مگر انہوں نے ایک ہزار کے مسلح اور تجربہ کار لشکر کو شکست دے دی اور ایسا بھی ہوا کہ مسلمان تین ہزار تھے اور انہوں نے دو لاکھ کے لشکر کو شکست دے دی اور مسلمان ساٹھ تھے انہوں نے ساٹھ ہزار لشکر کو شکست دے دی آپ نے کبھی سوچا کہ آپ نے کبھی کسی دوسری قوم کی تاریخ میں سنا کہ اتنے چھوٹے سے لشکر نے اپنے سے چودہ گنا بڑے مسلح لشکر کو شکست دی ہو' مگر مسلمانوں تمہیں اپنی تاریخ پر ناز بھی ہونا چاہئے اور عبرت بھی حاصل کرنا چاہئے کہ جب تمہارے اندر اتفاق تھا تو تمہارے اکابر نے حضرت زید بن حارثہؓ کی قیادت میں شام کے میدانوں میں دو لاکھ رومیوں کو ان کے اپنے گھر میں جاکر شکست فاش دی۔

محترم قارئین! آج ہماری کمزوری کی وجہ سازو سامان کی کمی نہیں' توپ و ٹینک اور گولہ بارود کا فقدان نہیں' کمزوری کی وجہ تربیت یافتہ فوجوں کی قلت نہیں' کمزوری کی وجہ مال و دولت اور سیم و زر کی قلت نہیں' بلکہ ہماری کمزوری کی وجہ ایمان و یقین اور اتفاق و اتحاد کا فقدان ہے۔ کفر کی بڑی بڑی طاقتیں صحابہ کرامؓ سے ان کے سازو سامان اور اسلحہ کی وجہ سے نہیں ڈرتی تھیں بلکہ ان کے یقین محکم اور بے مثال اتحاد کی وجہ سے ڈرتی تھیں' جب مسلمانوں میں یہ چیز باقی نہ رہی تو انکا رعب اور دبدبہ بھی باقی نہ رہا تو اللہ تعالیٰ اور اس کے انبیأ علیہم السلام نے انسانیت کی فلاح و بہبود اور دین اسلام کو پوری دنیا پر غالب کرنے کے لئے امت مسلمہ کے اتحاد کو عمارت دین کی خشت اول قرار دیا ہے' اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو مخاطب کرکے فرمایا:

ترجمہ: "اللہ کی رسی سب مل کر مضبوطی سے پکڑو اس طور پر کہ باہم متفق بھی رہو اور باہم نااتفاقی مت کرو اور تم پر جو اللہ کا انعام ہوا ہے اس کو یاد کرو جبکہ تم باہم دشمن تھے پس اللہ تعالیٰ نے تمہارے قلوب میں الفت ڈال دی سو تم خدا تعالیٰ کے (اس) انعام سے (اب) آپس میں بھائی بھائی ہو گئے' اور تم لوگ دوزخ کے گڑھے کے کنارے پر تھے سو اس سے خدا تعالیٰ نے تمہاری جان بچائی (یعنی اسلام نصیب کیا) اسی طرح اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو اپنی نشانیاں بتلاتے رہتے ہیں تاکہ تم لوگ راہ راست پر قائم رہو۔" (سورۂ آل عمران)

ایک جگہ پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کرکے فرما رہے ہیں کہ: "جو لوگ آپس میں تفرقہ بازی کرتے ہیں' آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں' ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔"

ترجمہ: "بیشک جن لوگوں نے اپنے دین کو جدا جدا کردیا اور گروہ در گروہ بن گئے آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں پس ان کا معاملہ اللہ کے حوالہ ہے' پھر ان کا کیا ہوا ان کو جتلادیں گے۔" (سورۂ انعام)

اور دوسری جگہ فرمایا کہ:

ترجمہ: "اور تم لوگ ان کی طرح مت ہو جاؤ جنہوں نے دین میں باہم تفریق کرلی اور باہم اختلاف کرلیا ان کے پاس احکام واضح پہنچنے کے بعد اور ان لوگوں کے لئے سزائے عظیم ہوگی۔"

پھر اللہ نے ملت اسلامیہ میں انتشار و افتراق کا نقصان بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿ولا تنازعوا فتفشلوا وتذهب ریحکم﴾

ترجمہ: "اور آپس میں مت جھگڑو پس نامراد ہو جاؤ گے اور جاتی رہے گی تمہاری ہوا۔"

اور اقوام عالم تمہیں کمزور پاکر تم پر غالب آجائیں گے ایسی صورت میں تمہارے لئے ذلت و رسوائی کی زندگی گزارنے کے سوا کوئی چارہ نہیں' چنانچہ تاریخ گواہ ہے کہ جب تک مسلمان متحد رہے انہیں دنیا کی کوئی طاقت شکست نہیں دے سکی' مسلمانوں کو جب بھی شکست ہوئی آپس میں جنگوں اور اختلافات کی وجہ سے ہوئی۔

محترم قارئین! آیئے اب ذرا حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض پیش گوئیاں ملاحظہ کریں' جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آخری امت کے باہمی لڑائی جھگڑے' قتل و غارت اور انتشار و افتراق کے متعلق ارشاد فرمائیں اور پھر ان کا حل بھی امت کے سامنے رکھ دیا۔

جامع ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ﴿لاترجعوا بعدی کفاراً یضرب بعضکم رقاب بعض﴾

"لوگو! میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔"

ظاہر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی آپس کی خونریزی کو کفر کے مترادف قرار دیا ہے' خطبہ حجۃ الوداع کے تاریخی

خطاب میں بھی حضور علیہ السلام نے تلقین فرمائی تھی کہ:

"لوگو! میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ آپس میں ہی کشت و خون کرنے لگو۔"

گویا کہ مسلمانوں کے باہمی بغض و عناد کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گمراہی فرمایا ہے۔

ترمذی شریف میں حضرت ابو موسیٰ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لوگو! تمہارے بعد ایک ایسا زمانہ آئے گا ﴿یرفع فیھا العلم ویکثر فیھا الھرج﴾ جس میں علم اٹھالیا جائے گا اور ہرج زیادہ ہو جائے گا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا حضور! "ہرج" کیا چیز ہے؟ فرمایا اس سے مراد قتل و خونریزی ہے' جو دنیا میں عام ہو جائے گی۔

قارئین کرام! اختلاف اس قدر منحوس چیز ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ اپنے حجرے سے باہر تشریف لائے تاکہ صحابہ کرامؓ کو شب قدر کی معین تاریخ بتادیں تو دیکھا کہ وہ آپس میں جھگڑ رہے ہیں' اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے جھگڑنے کی وجہ سے شب قدر کی تعیین اٹھالی گئی ہے۔ ہم اختلاف کی نحوستیں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں' مسلمان آپس میں لڑ لڑ کر کمزور ہو رہے ہیں' کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جو جھگڑوں اور مناظروں سے تنگ آکر دین ہی سے دور ہوتے جارہے ہیں۔ حالات یہ ہیں کہ کفر اور الحاد پھیل رہا ہے' قادیانیت کا ہر طرف زور ہے' سوشلزم اور کمیونزم کا لٹریچر عام ہو گیا ہے' نوجوان دین سے برگشتہ ہو رہے ہیں' عقائد اور ایمانیات میں شکوک و شبہات پیدا کئے جارہے ہیں' مسلمانوں کے کئی علاقے کافروں کے قبضے میں ہیں' ہمارا قبلہ اول بیت المقدس یہودیوں کے تسلط میں ہے' لیکن ہم نے کبھی نہیں سوچا حالانکہ ہمیں وہ نمونہ پیش کرنا چاہئے تھا جن کے ہم نام لیوا ہیں اور دعویٰ یہ کرتے ہیں کہ ہم عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور صحابہ رضی اللہ عنھم کے پیروکار ہیں' لیکن کام الٹ ہے' اللہ تبارک و تعالیٰ تو اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی ایک بہت بڑی صفت تو یہ بیان کی ہے کہ:

﴿اشداء علی الکفار رحماء بینھم﴾
(سورۃ الفتح)

ترجمہ: "کافروں پر تو بڑے سخت ہیں مگر آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ انتہائی رحمدل ہیں۔"

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں رہنے والے حضرات پاکباز و مقدس لوگوں کی جماعت ہے' ان کی صفات میں ہے کہ "خدا کے دشمنوں کے حق میں سخت ہیں' ان سے دبنے والے نہیں ہیں اور باہم مہربان اور نرم دل ہیں' ایک دوسرے سے کینہ رکھنے والے نہیں ہیں' اور عبادت خداوندی میں لگے رہتے ہیں۔ دنیاوی غرض و شہرت کے لئے نہیں بلکہ صرف رضائے الٰہی اور خوشنودی حق ان کا مقصود و مطلوب ہے' مفسرین کہتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کی یہ صفت کہ (کفار پر سخت ہیں) ذکر کرنے کے بعد پھر ان کی یہ صفت بیان کی کہ (آپس میں مہربان ہیں) اس لئے کہ اگر صرف پہلی صفت پر اکتفا کر دیا جاتا کہ کافروں پر سخت ہیں تو خیال ہو سکتا تھا کہ ان میں صرف شدت پائی جاتی ہے۔ اس لئے وہم کو دور کرنے کی خاطر دوسری صفت ذکر کی ہے کہ پرائے کے حق میں شدید ہیں تو اپنے حق میں شفیق ہیں' نیز مفسرین نے یہ بھی لکھا ہے کہ عام مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ صحابہ کرامؓ کی اس صفت پر عمل کرتے ہوئے مخالفین دین کے ساتھ سختی کا برتاؤ کریں اور مسلمانوں کے ساتھ نرمی کا سلوک رکھیں' تو مسلمانوں نے جب یہ صفت چھوڑی تو پھر ذلت اس کا مقدر بن گئی۔ مسلمانو! ابھی بھی وقت ہے سمجھ لیں اور ہوش میں آجائیں ورنہ اندیشہ ہے کہ آپس میں لڑ لڑ کر اپنا نام و نشان ہی نہ مٹا دیں۔

ع تمہاری داستان تک نہ ہو گی داستانوں میں

محترم قارئین! کہنا یہ چاہتا ہوں کہ اتحاد وقت کی اہم ترین ضرورت ہے' اتحاد قرآن کی پکار ہے' اتحاد قوت و شوکت کا اہم ترین عنصر ہے' اتحاد کی تلقین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار فرمائی ہے' مگر اتحاد کا مطلب مداہنت و دیوثی نہیں' اتحاد کا مطلب ضروریات دین کا انکار نہیں' اور صحابہؓ کی عظمت کا سودا نہیں' ہم اتحاد تو چاہتے اور اس کے لئے ہر مالی' جانی و بدنی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں' لیکن ایسا اتحاد جس سے عقیدۂ ختم نبوت پر زد پڑتی ہو' ایسا اتحاد جس میں ابوبکر' عمر' عثمان اور علی رضی اللہ عنھم کے ایمان کا سودا ہوتا ہے' ایسا اتحاد جس سے عائشہ اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنھن کی عصمت و عفت مشکوک ہوتی ہو' ایسا اتحاد جس سے صحابہ کرامؓ کی عظمتوں اور قربانیوں کا انکار ہوتا ہو' ہم ایسے اتحاد کو قطعاً تسلیم نہیں کریں گے' ہم فروعی اختلافات کو برداشت کر سکتے ہیں' لیکن نظریئے کو اور عقیدے کے اختلاف کو کسی طور پر برداشت نہیں کر سکتے' اگر اتحاد کرنا ہے تو نبی کے یاروں کو اور امت کے محسنوں کو برا کہنا چھوڑ دے ان پر کفر کے فتوے لگانا چھوڑ دے ان پر کیچڑ اچھالنا چھوڑ دے انشاء اللہ اتحاد خود بخود ہو جائے گا اس کے بغیر اتحاد کی بات خواب و خیال اور جنون کے سوا کچھ نہیں۔

اخبارِ ختمِ نبوت

ختم نبوت سندھ کی ڈائری

رپورٹ: مولانا محمد نذر عثمانی

گوہر شاہی کے آستانے پر ٹنڈو آدم پولیس کا چھاپہ گوہر شاہی فرار

گوہر شاہی کا دعویٰ مجھے گرفتار کرنے والا اندھا ہو جائے گا

ٹنڈو آدم (نمائندہ خصوصی) "مجھے گرفتار کرنے کے لئے آنے والا اندھا ہو جائے گا۔" کا دعویٰ کرنے والے گوہر شاہی کے خلاف ٹنڈو آدم پولیس نے گوہر شاہی کے آستانے پر چھاپہ مار کر اس کے اس جھوٹے دعویٰ کی دھجیاں بکھیر دیں' تفصیلات کے مطابق گوہر شاہی کے کفریہ عقائد اور نظریات کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوبائی کنوینر علامہ احمد میاں حمادی نے ٹنڈو آدم پولیس اسٹیشن پر تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295-B,295-C,295-A دفعہ 9 کے تحت ایف آئی آر درج کرائی ہے' پولیس نے بعض صوبائی مسلم لیگی عہدیداروں کی مداخلت کی وجہ سے تاخیر سے اس کا چالان خصوصی عدالت میر پور خاص ڈویژن میں داخل کرایا۔ خصوصی عدالت کے جج جناب عبدالغفور میمن نے گوہر شاہی کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کئے۔ ٹنڈو آدم پولیس کی ایک بھاری نفری محمد اسحٰق سنگراسی (اے ایس پی) کی سربراہی میں کوٹری تھانہ اور خدا کی بستی تھانہ کی معیت میں گوہر شاہی کے آستانے (شیطان خانے) پر چھاپہ مارا لیکن گوہر شاہی جس نے یہ دعویٰ کر رکھا ہے کہ جو مجھے گرفتار کرنے آئے گا اندھا ہو جائے گا۔ پولیس کی بھاری نفری نے اس کے اس دعویٰ کی دھجیاں بکھیر دیں۔ گوہر شاہی اپنے آستانے سے فرار ہو گیا ہے اپنی روحانی طاقت سے نواز حکومت کو ختم کرنے کی دھمکی دینے والے گوہر شاہی آج کل خود اپنی حفاظت نہیں کر سکتے

پولیس کی گرفتاری کے ڈر سے مفرور ہیں۔ علامہ احمد میاں حمادی نے ضلع سانگھڑ و ضلع دادو کی انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ توہین رسالت ﷺ کے مجرم گوہر شاہی کو فوراً گرفتار کیا جائے' جبکہ ہائیکورٹ حیدرآباد بینچ نے ضمانت قبل از گرفتاری کی گوہر شاہی کی درخواست مسترد کر دی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد گوہر شاہی فتنہ کی سرکوبی کے لئے تمام مسالک کی مشترکہ کانفرنس کے انعقاد کے لئے کوشاں ہے' اللہ تعالیٰ کامیاب فرمائے۔ (آمین)

گوہر شاہی کیخلاف کوٹری کے عوام کا بھرپور احتجاجی مظاہرہ

کوٹری (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس کا پلیٹ فارم ہمیشہ اتحاد بین المسلمین کا نمونہ پیش کرتا ہے۔ قادیانیت کے مسئلہ پر ۱۹۵۳ء' ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء میں تمام مسلمانوں نے اس مشترکہ پلیٹ فارم کو استعمال کر کے اس فتنہ کی سرکوبی کی موجودہ دور کا نیا فتنہ گوہر شاہی کے خلاف جماعت ختم نبوت نے تمام مسالک کے مسلمانوں کو ایک بار پھر اسی پلیٹ فارم پر اکٹھا کر دیا الحمد للہ گوہر شاہی کے کفریہ عقائد کو کسی بھی مسلک کا مسلمان برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں یہی وجہ تھی کہ جب گوہر شاہی کے خلاف مشترکہ احتجاجی مظاہرے کی کال دی گئی تو تمام مسالک کے مسلمان بھرپور انداز میں اس احتجاجی مظاہرہ میں شریک ہوئے' احتجاجی مظاہرہ بہار کالونی' عیدگاہ گراؤنڈ سے شروع ہو کر ایس ڈی ایم عدالت کوٹری پر ختم ہوا' مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کے انچارج مولانا محمد نذر عثمانی' سپاہ صحابہ کوٹری کے سرپرست مفتی محمد امین' بریلوی مسلک کے نامور عالم دین مولانا قاری محمد حنیف حقانی' بریلوی مسلک کے پیر شاہ محمد رفیع الدین' دعوت اسلامی کے جناب محمد دلاور' جماعت اسلامی کوٹری کے جناب عبداللطیف' مجلس تحفظ ختم نبوت کوٹری کے ناظم اعلیٰ غلام محمد بھٹہ' سپاہ صحابہ کے مولانا محمد ابراہیم' جماعت اہلحدیث کوٹری کے امیر ڈاکٹر قربان علی شیخ نے اس احتجاجی مظاہرہ سے خطاب کیا۔ مقررین نے کہا کہ گوہر شاہی کے کفریہ عقائد اور نظریات کے خلاف تمام مسلمانوں نے متحد ہو کر یہ بات ثابت کر دی ہے کہ کسی بھی گستاخ رسول ﷺ، دشمن اسلام کی سرگرمی کو ہم برداشت کرنے کے لئے

تیار نہیں۔ ایس ڈی ایم کوٹری نے مظاہرین کے مطالبے پر مختصر خطاب کیا کہ ہم گوہر شاہی کو غیر قانونی اور غیر اسلامی سرگرمیوں کی ہرگز اجازت نہیں دیں گے' کوٹری سائٹ ایریا کی تاریخ میں یہ پہلا بھرپور احتجاجی مظاہرہ تھا۔ مقررین نے انتظامیہ اور صوبائی حکومت سندھ سے مطالبہ کیا کہ گوہر شاہی کی حمایت کرنے والے نام نہاد بعض صوبائی مسلم لیگی عہدیداروں کو روکا جائے ورنہ حالات کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

جھڈو قادیانی جماعت کے امیر کا قبول اسلام

جھڈو (نمائندہ خصوصی) گزشتہ دنوں جھڈو ضلع میرپورخاص میں قادیانی جماعت کے امیر مبشر احمد نے اپنے اہل خانہ سمیت حافظ محمد شریف صاحب سرپرست عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھڈو مہتمم دارالعلوم اسلامیہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا' موصوف مبشر احمد ایک عرصہ سے قادیانی جماعت جھڈو کے امیر چلے آرہے تھے۔ گزشتہ سال سے انہوں نے اسلام کے بارے میں مطالعہ شروع کیا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا عزیزالرحمن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد علی صدیقی کے درس سننے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے کہ قادیانیت ایک جھوٹا مذہب ہے' اس لئے اپنے پورے اہل خانہ سمیت جن کی تعداد آٹھ ہے اسلام قبول کرلیا۔ (الحمدللہ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے ان کو اسلام قبول کرنے پر مبارکباد دی اور اس سلسلہ میں مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ جھڈو میں ایک جلسہ بھی ہوا۔ O

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین

مولانا خدا بخش شجاع آبادی' قاری محمد اختر کا تبلیغی دورہ

خوشاب (مولانا محمد اختر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا خدابخش شجاع آبادی گزشتہ ہفتہ خوشاب تشریف لائے' مولانا قاری سعید اسعد امیر مجلس تحفظ ختم نبوت اور صدر شبان ختم نبوت ملک مظہر الحق اعوان' سائیں فاروق' جہانگیر صاحب' دوسرے جماعتی احباب سے ملاقاتیں کیں اور جماعتی امور پر مشاورت ہوئی اور ضلع خوشاب میں قادیانیوں کی امتناع قادیانیت آرڈی نینس کی خلاف ورزی پر تشویش کا اظہار کیا گیا اور ضلع خوشاب میں مجلس کے کام کو وسعت دینے کے لئے لائحہ عمل مرتب کیا گیا۔ خوشاب شہر کی مختلف مساجد' جامع مسجد حزب اللہ' جامع مسجد فیصل' مسجد اللہ والی میں درس قرآن و بیانات ہوئے' جس میں قرآن و حدیث کی روشنی میں مسئلہ ختم نبوت اور حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے عنوانات پر مولانا خدابخش شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ اس کے بعد مولانا خدابخش اور مولانا قاری محمد اختر ضلع خوشاب کے مختلف مقامات کا تبلیغی دورہ کیا جس میں وادی سون سے لے کر انگہ' چاہ' بڈالی' روڈہ' جوہرآباد' بڈالی کی جامع مسجد میں بیانات ہوئے اور مدرسہ جامع ابوہریرہ کے مہتمم قاری ابومعاویہ اور مدرسہ میں دوسرے اساتذہ سے ملاقاتیں کیں اور ماسٹر محمد یونس ملک' محمد قاسم سے ملاقاتیں کیں اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام کی علاقہ میں رفتار تیز کرنے پر غوروخوض کیا گیا۔ روڈہ کی جامع مسجد میں مسئلہ ختم نبوت اور حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر علماً کے بعد ایک عظیم الشان جلسہ ہوا عوام نے بھرپور شرکت کی۔ حافظ دلاور حسین صاحب' قاری عبدالواحد صاحب' ڈاکٹر آفتاب احمد کندی دیگر احباب سے ملاقاتیں ہوئیں۔ جوہرآباد میں علماً کرام سے ملاقاتیں ہوئیں' جماعتی امور پر تبادلہ خیال ہوا' ساتھیوں کے بے حد اصرار پر کہ جوہرآباد شہر کے اندر جماعت کا دفتر بنایا جائے۔ مولانا خدابخش صاحب کو دفتر کی جگہ کا معائنہ کرایا گیا۔ جمعۃ المبارک کا خطاب مولانا خدابخش نے خوشاب شہر کی جامع مسجد نور میں

کیا اور مولانا قاری محمد اختر کا خطاب جامع مسجد پڑ چگان میں ہوا اور بعد ازاں مجلس کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ تمام جماعتی احباب نے قطب الاقطاب ولی کامل حضرت خواجہ خان محمد دامت برکاتہم کی قیادت پر اعتماد کرتے ہوئے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت کے لئے حضرت جو حکم فرمائیں گے ہم ہر قسم کے تعاون کے لئے تیار ہیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کا تبلیغی دورہ

بھاولپور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا خدا بخش شجاع آبادی گزشتہ ہفتہ بھاولپور تشریف لائے' مولانا محمد اسحٰق ساقی' مولانا عطاالرحمٰن صاحب' مولانا محمد زبیر' ناظم دارالعلوم مدنیہ اور جناب ریاض احمد چغتائی امیر جمعیت علمأ اسلام سے ملاقاتیں ہوئیں اور جماعتی امور پر مشاورت ہوئی۔ مولانا خدا بخش شجاع آبادی اور مولانا محمد اسحٰق ساقی نے ضلع بھاولپور کے مختلف مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ حاصلپور چک ۱۹۲/مراد' خیر پور ٹامیوالی' منڈی یزمان ' جامع مسجد ون یونٹ کالونی میں خطاب کیا اور احباب سے ملاقاتیں کیں' منڈی حاصلپور حافظ محمد ابراہیم مہتمم احیاالعلوم' شمشاد حسین گیلانی' مولانا فیض اللہ' حافظ سعید احمد' مفتی محمد اسلم حاجی منیر صاحب' مولانا خلیل الرحمٰن' مولانا اسرائیل صاحب سے جماعتی امور پر مشورہ کیا گیا اور چک ۱۹۲/مراد میں قادیانی اپنی عبادت گاہ تعمیر کر رہے تھے جو کہ امتناع قادیانیت آرڈی نینس کی خلاف ورزی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حاصلپور کے احباب کے تعاون سے ایک وفد مقامی انتظامیہ سے ملا اور صورتحال سے آگاہ کیا' انتظامیہ نے تعمیر رکوادی لیکن مرزائیوں نے دوبارہ تعمیر شروع کردی' مولانا خدا بخش' مولانا محمد اسحٰق ساقی نے حکومت سے اور ضلع بھاولپور کی انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کو قانون کا پابند کیا جائے اور آرڈی نینس کی خلاف ورزی پر ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ خیر پور منڈی یزمان میں علمأ کرام کے ختم نبوت کی اہمیت اور حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر مفصل بیانات ہوئے' حضرت مولانا نیاز احمد صاحب ناظم مدرسہ تجوید القرآن سبز مسجد خیر پور نے جماعت کے ساتھ بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔

سرائے عالمگیر میں مرزائیت کی ناپاک سازش

۵/اگست ۱۹۹۹ء کو مغربی قبرستان سرائے عالمگیر کے قریب سے گزرتے ہوئے سیٹھ حاجی حبیب اللہ صاحب نے دیکھا کہ مرزائی مسلمانوں کے قبرستان میں اپنے مردہ کی تدفین کے لئے قبر تیار کروا رہے ہیں۔ انہوں نے فوراً علمأ شہر مولانا میاں جمیل احمد بالاکوٹی' مولانا عبدالمنان و دیگر حضرات کو مطلع کیا۔ چنانچہ فوراً کارروائی کرنے کے لئے معززین شہر اور جامعہ حنفیہ تعلیم القرآن سرائے عالمگیر کے طلبہ کو جمع کیا گیا اور ایک جلوس قبرستان پہنچا' لوگوں میں جذبہ ایمانی اور حمیت دینی کا غیر معمولی مظاہرہ دیکھا گیا۔ دکانوں کو کھلا چھوڑ کر ختم نبوت کے پروانے سیدھا قبرستان پہنچے۔ مولانا جمیل احمد بالاکوٹی نے مرزائیوں کو اس حرکت پر روکا تو انہوں نے کہا ہم بھی مسلمان ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں اور وہی کلمہ پڑھتے ہیں جو تم پڑھتے ہو۔ مولانا نے کہا یہ بحث کا وقت نہیں تمہارا کفر تو طے شدہ ہے اور پاکستان کے قانون میں اقلیت قرار دیے جاچکے ہو اور تمہیں یاد ہے کہ یہ معاہدہ مجسٹریٹ کی روبرو ہو چکا ہے کہ تم اپنے مردوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کر سکتے۔ مسلمانوں نے ان کی کھودی ہوئی قبر کو فوراً مٹی سے بھر دیا' ان کی اینٹیں اٹھا کر قبرستان سے باہر پھینک دیں اور انہیں خبردار کر دیا کہ آئندہ ایسی حرکت کی گئی تو قادیانیوں کو خطرناک نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔

قادیانی ہیڈ ماسٹر کو تبدیل کیا جائے

اہلیان گوٹھ شاہ مغر پکا چانگ ضلع خیر پور میرس کا ارباب اختیار سے مطالبہ

گمبٹ (مولوی خان محمد کندھانی) دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ کارکنان تحفظ ختم نبوت کا اجلاس ہوا' جس میں حافظ خادم حسین' حاجی محمد علی' حاجی خالد حسین اور احمد صاحب نے شرکت کی۔ گوٹھ شاہ مغر پکا چانگ ضلع خیر پور میرس کے ہائی اسکول میں بشیر احمد قادیانی کو گرمیوں کی چھٹیوں کے بعد ہیڈ ماسٹر تعینات کیا گیا ہے۔ اس سے قبل وہ اپنے علاقہ کرونڈی کے مسلمان طلبہ کو چناب نگر لے گیا اور ان کے ایمان پر ڈاکہ ڈالا۔ اجلاس میں قادیانی ہیڈ ماسٹر کی مذموم سرگرمیوں پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا' قادیانی چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتے ہیں' اور ملک و ملت کے غدار ہیں۔ اس لئے اجلاس میں ناظم تعلیمات اور ارباب حکومت سے قادیانی ہیڈ ماسٹر کا تبادلہ کرنے کا پرزور مطالبہ کیا۔ بعد ازاں شرکا اجلاس کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر اور اسٹیکرز بھی تقسیم کرنے کے لئے دیے گئے۔

فہرست کتب مطبوعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بمعہ رعایتی قیمت

۱	احتساب قادیانیت جلد اول	مولانا لال حسین اخترؒ	۶۰
۲	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	۱۵۰
۳	تحفہ قادیانیت جلد اول	مولانا محمد یوسف لدھیانوی	۱۲۰
۴	تحفہ قادیانیت جلد دوئم	〃 〃 〃	۱۰۰
۵	تحفہ قادیانیت جلد سوئم	〃 〃 〃	۱۲۰
۶	تحفۂ قادیانیت (انگلش)	〃 〃 〃	۱۲۵
۷	عقیدہ حیات و نزول اکابر امت کی نظر میں	〃 〃 〃	۴۰
۸	احتساب قادیانیت جلد دوئم	مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ	۱۲۰
۹	خطبات ختم نبوت جلد اول	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	۱۲۰
۱۰	〃 〃 جلد دوئم	〃 〃 〃	۱۲۰
۱۱	سوانح مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ	〃 〃 〃	۱۲۰
۱۲	تحریف بائبل	مولانا عبد اللطیف مسعود	۸۰
۱۳	مسئلہ رفع و نزول مسیحؑ	〃 〃 〃	۱۲۰
۱۴	عقیدہ ختم نبوت و قادیانیت سوالاً جواباً	جناب صادق علی زاہد	۴۵
۱۵	کلمہ فضل رحمانی	قاضی فضل احمد گورداسپوریؒ	۲۵
۱۶	ہائی کورٹ کے سات سوالوں کا جواب	مولانا محمد علی جالندھریؒ	۱۰
۱۷	مرگ مرزائیت	جناب محمد طاہر رزاق	۴۵
۱۸	تحفظ ختم نبوت	〃 〃 〃	۷۰
۱۹	نغمات ختم نبوت	〃 〃 〃	۷۰
۲۰	قادیانی افسانے	〃 〃 〃	۴۰
۲۱	رد قادیانیت پر قلمی جہاد کی سرگزشت	جناب مولانا اللہ وسایا	۶۰
۲۲	تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد سوئم	〃 〃 〃	۱۲۰
۳۳	قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی کارروائی	〃 〃 〃	۱۰۰
۲۴	رئیس قادیان	مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	۱۰۰
۲۵	قادیانیت سے اسلام تک	جناب محمد متین خالد	۱۲۰
۲۶	غدار پاکستان	〃 〃 〃	۱۲۰
۲۷	قادیانیت کا سیاسی تجزیہ	صاحبزادہ طارق محمود	۱۰۰
۲۸	تحفظ ناموس رسالت	جناب ایچ ساجد اعوان	۱۲۰
۲۹	ہرچہ گویم حق گویم	جناب امین گیلانی	۱۰
۳۰	لاہور ہائی کورٹ کا فیصلہ	چیف جسٹس خلیل الرحمٰن	۱۰
۳۱	اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے	جناب محمد فیاض اختر ملک	۱۶۰
۳۲	الخلیفۃ المہدی فی الاحادیث الصحیحہ	مولانا سید حسین احمد مدنیؒ	۱۵
۳۳	بائیس جھوٹے نبی	جناب نثار احمد مکی	۵۰

نوٹ: کتب بذریعہ ڈاک منگوانے پر بائیس روپے فی کلو علاوہ قیمت کتاب ہے۔
وی پی کی سہولت ممکن نہیں۔ رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون: 514122

تاجدار ختم نبوت زندہ باد

فرما گئے یہ ہادیؐ لانبی بعدی

ختم نبوت کانفرنس

۱۸ اٹھارویں سالانہ

مسلم کالونی چناب نگر

۷، ۸ اکتوبر ۱۹۹۹ء بمطابق ۲۶، ۲۷ جمادی الثانی ۱۴۲۰ھ بروز جمعرات، جمعہ

زیر صدارت

مخدوم المشائخ حضرت مولانا

خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ پاکستان

علماء، مشائخ

سیاسی قائدین

دانشور اور وکلاء

خطاب فرمائیں گے

فون نمبرز	
ملتان	514122
کراچی	7780337
لاہور	5862404
اسلام آباد	829186
سرگودھا	710474
گوجرانوالہ	215663
فیصل آباد	633522
چناب نگر	212611
کوئٹہ	841995
ٹنڈو آدم	71613

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، ملتان